نوشیروان نامہ

یعنے

سوانح عمری نوشیروان عادل بادشاہ ایران

مولفہ و مرتبہ

منشی دیبی پرشاد صاحب مورخ
مارواڑ

پیپونامہ مصنف راج
۸۱۲۶

بار سیوم

بعد حسن ترتیب اور اضافہ مضامین کے

مطبع رضوی دہلی مین سید میر حسن کے اہتمام سے طبع ہوا

سنہ ۱۸۹۶ء مطابق سمت ۱۹۵۳ و سنہ ۱۳۱۴ ہجری

تمام حقوق محفوظ بحق مولف ہین

قیمت فی جلد ۱۲؍

فہرست مضامین سوانح عمری نوشیروان

مطالب حواشی

نوشیروان نا

زندہ ہست نام فرخ نوشیروان بعدل
گرچہ بسے گذشت کہ نوشیروان نماند

واضح ہو کہ نوشیروان ایران کے اُس شاہی خاندان کا بیسواں بادشاہ تھا جو بلقب ساسانی مشہور ہے اس خاندان کو اُس کے مورث اعلیٰ اردشیر بابگان نے اُسکے جلوس سے تین سو برس پہلے یعنے قریب ۲۲۶ء کے ایران مین قایم کیا تھا نوشیروان نے اڑتالیس برس فرمانروائی کی اُس کے بعد بہتر برس تک اور اُس کی اولاد ایران مین حکمران رہی آخری جانشین اُس کا یزجرد تھا جس کے تخت نشین ہونے سے پیشتر ایران مین بڑے بڑے انقلاب واقع ہو چکے تھے اور بادشاہون کے جلد جلد معزول کیے جانے سے کہ یہ ایک علامت فارسیون کی زوال کی تھی سلطنت کی قوت مین ضعف آگیا تھا اُس خوفناک حالت مین یزدجرد نے قریب بیس برس کی حکومت کی آخر ۳۱ہجری مطابق ۶۵۱ء موافق سمت ۷۰۸ مین وہ مسلمانون کے غلبہ سے خارج السلطنت ہو کر عالم ناکامی

نوشیروان اور ضحاک کے زمانہ فرمانروائی کا مقابلہ کر کے ایک شاعر نے کیا اچھا کہا ہے قطعہ

ہزار سال کہ ضحاک پادشاہی کرد — ازو نماند بجز نام زشت در عالم
اگرچہ دولت کسریٰ بسے نماند ولے — بقول و داد شدش نام در زمانہ علم

نوشیروان مخفف نوشین روان ہے یعنے شیرین جان - اور دوسرے معنی نوشیروان کے جدید الملک یعنی شاہ نو ہے عرب لوگ نوشیروان کو کسریٰ کہتے تھے یہ خسرو کا معرب ہے۔ جو فارسی مین عام بادشاہ کا نام ہے۔

مین ایک دشمن کے ہاتھ سے مارا گیا اور ساسانیون کی سلطنت اختتام کو پہونچی۔

۲ - یہ مختصر ذکر نوشیروان کے خاندان کا ہوا اب خاص نوشیروان کا حال لکھا جاتا ہے نوشیروان بچپن ہی سے سنجیدہ اطوار تھا اور چال ڈھال اُس کی حکیمانہ تھی اس نے ساسان زردشتی سے تعلیم پائی تھی۔ یہہ حکیم اُس کو سخت سخت کامون مین مشغول رکھتا تھا تاکہ وہ تخت نشین ہو کر محنت کشون کی قدر کرے۔

نوشیروان مین صرف ایک عیب بدظنی کا تھا سو وہ بھی اُسنے تخت نشین ہونے کے بعد اپنے اوستاد کے کہنے سے چھوڑ دیا تھا۔

اوس کی مان ایک دہقان قوم ترک کی بیٹی تھی جس کے ساتھ اوسکے باپ قباد نے اُوس

سال	کرسی نامہ شاہان ساسانی کا یہہ ہے					۲۴	شیرویہ	۶۲۸
۱	اردشیر بابگان ۲۲۶ء	۲۲۶	۱۳	یزدجرد اثیم	۴۰۴	۲۵	اردشیر	۶۲۸
۲	شاپور اول	۲۴۰	۱۴	بہرام ششم عرف بہرام گور	۴۲۰	۲۶	شہری زاد	۶۲۹
۳	ہرمز اول	۲۷۱	۱۵	یزدجرد دوم عرف ثیم	۴۳۸	۲۷	جوان شیر	۶۲۹
۴	بہرام اول	۲۷۲	۱۶	ہرمز تیسرا		۲۸	پوران دخت	۶۳۱
۵	بہرام ثانی	۲۷۶	۱۷	فیروز	۴۵۸	۲۹	فیروز	۶۳۲
۶	بہرام ثالث	۲۹۳	۱۸	بلاس	۴۸۴	۳۰	ازرمی دخت	۶۳۲
۷	نرسی	۲۹۶	۱۹	قباد	۴۸۸	۳۱	کسری بن مہرجشش	۶۳۲
۸	ہرمز دویم	۳۰۳	۲۰	نوشیروان عادل	۵۳۱	۳۲	خرزاد	۶۳۲
۹	شاہ پور دوم عرف ذوالاکتاف	۳۱۰						
۱۰	اردشیر دوسرا		۲۱	ہرمز سیوم	۵۷۹	۳۳	فیروز بن مہران	۶۳۲
۱۱	شاپور تیسرا عرف شاپور الجنود		۲۲	بہرام جوبین	۵۹۰	۳۴	فرخ زاد	۶۳۲
۱۲	بہرام چوتھا	۳۹۰	۲۳	خسرو پرویز	۵۹۱	۳۵	یزدجرد بن شہریار	۶۳۲

حالت مین شادی کی تھی کہ جب ایرانیون نے بسبب قتل کر ڈالنے فراسو وزیر کے اوس کو تخت سے خارج کر دیا تہا اور وہ اوس دہقان کی مہمانی کا محتاج ہوا تہا۔

نوشیروان سنہ ۵۳۰ء موافق سمت ۵۸۷ مین پیدا ہوا اور اوس کے خیر مقدم اوس کے باپ کو کھوئی ہوئی سلطنت پہر ہاتھ لگی قباد نے دوبارہ تخت نشین ہوکر مزدک کا دین اختیار کیا۔

۳۔ یہہ مزدک ایک فرزانہ آدمی باشندہ نیشاپور کا تہا اور اوس نے ایک مذہب ایجاد کیا تہا جو زردشت کے مذہب سے بالکل مخالف تہا اور ایک کتاب دسناد نامی تصنیف کی تہی جس کے لئے کہتا تہا کہ یہ میری شریعت کی کتاب ہے اوس کے مسایل کا خلاصہ یہ ہے کہ جہان کے دو صانع ہین ایک نیکی کا موجد اور دوسرا بدی کا فاعل اور لوگون مین فساد زر زمین اور زن کی وجہہ سے ہوتا ہے پس چاہیئے کہ اون کو مخصوص اور محدود نہ رکھین بلکہ ان چیزون سے اون لوگون کو بہی فایدہ پہنچاوین کہ جن کے پاس نہ ہون چنانچہ اوس کے مرید اپنے دینی بہائیون کو اپنے اموال اور عورتون سے محروم نہین رکھتے تھے اور اوس کا معجزہ یہ تہا کہ آگ اوس سے باتین کرتی تہی اور اسی معجزہ سے اوس نے قباد کو اپنا پیرو

تاریخ حبیب السیر مین لکہا ہے کہ جب فیروز کے بعد قباد کا بہائی بلاش تخت نشین ہوا تو قباد جو دعویدار سلطنت تہا ما ورا النہر کیطرف بہاگا اثنائے راہ مین بمقام نیشاپور ایک دہقان کی لڑکی سے شادی کر کے شب باش رہا پہر ما ورا النہر مین پہونچکر وہان کے پادشاہ خوشنواز کے پاس پناہ گزین ہوا خوشنواز نے چار برس بعد قباد کی مدد پر کچہہ فوج تعینات کی جسکو لیکر وہ ایران کو چلا اور نیشاپور مین اوسی دہقان کے گہر ٹہرا یہان اوس کی بیٹی سے بیٹا پیدا ہو گیا تہا قباد اوسکو دیکہہ کر بہت خوش ہوا اوسی عرصہ مین اوس کو یہ خوشخبری پہونچی کہ بلاش مر کر اوس کے واسطے تخت خالی کر گیا ہے قباد اس لطیفہ غیبی کو اپنے بیٹے کی بخت مندی سے سمجہہ کر اور بہی مانوس ہوا اور نوشیروان نام رکھکر اوس کی تعلیم و تربیت بدل و جان کرنے لگا۔

بنایا تھا۔
قباد کے پیرو ہوتے ہی ایک لاکھ آدمی مزدک کے دین مین آگئے اور اُسکی
شہرت عالم مین ہوگئی لیکن شہنشاہ بیگم نے جو نوشیروان کی مان تھی اپنی عصمت
و مزدک کے ہاتھون سے ضائع نہونے دیا اور نوشیروان نے بھی جو کہ باوجود
خوردسالی کے اپنے مذہب مین پختہ تھا اوس کی پیروی اختیار نہین کی بلکہ جب
مزدک اوس کو اپنے دین کے دعوت کرتا تھا تو نوشیروان اوس کو دھمکا دیتا
تھا آخر ایک دن مزدک نے قباد سے شکایت کی قباد نے نوشیروان کو سد برو
بلوا کر کہا کہ تم مزدک کا دین کیون نہین اختیار کر لیتے ہو اوس نے کہا اس کا جواب
مین پانچ مہینے کے بعد دونگا اور اسی دن سے اُس نے اپنے آدمیون
کو ایران کے بڑے بڑے شہرون مین بھیجکر علمائے مذہب کو بلوایا حسب وہ

حبیب السیر مین لکھا ہے کہ قباد کے دسوین سال جلوس مین مزدک نام ایک شخص نے اپنے وطن نیشاپور سے مداین مین آکر
پیغمبری کا دعوی کیا اور باشی اور عیاشی کا مذہب چلا کر بہن بیٹی اور دوسری رشتہ دار عورتون کو تصرف مین لانا
رکھا جانورون کا مارنا اور گوشت کہانا حرام کر دیا بہت سے شریر اور بداطوار آدمی اُسکے پیرو ہوکر لوگونکا مال
زر اور ننگ ناموس لے بیٹھے چنانچہ ایک مدت تک جسقدر اولاد ہوتی وہ مجہول النسب تہی پہر آتشکدہ کے نیچے تہخانہ
بنا کر ایک آدمی اُسمین چہپا دیا اور قباد سے جا کر کہا کہ آگ مجھسے باتین کرتی ہے اور اوسکو لیجا کر آگ سے باتین
لین تہخانہ سے آگ کی طرف ایک بے معلوم سوراخ رکہا ہوا تہا جسمین سے اوس آدمی کی آواز آتی تہی قباد اس
فریب کو نہ سمجھکر مزدک کی کرامات کا معتقد ہوگیا جس سے اسکا مذہب خوب چمکا مگر اُسکے خلاف بغاوت بھی بہت
پہیلی کہ ہر طرف لوگ مزدکیون کی بیجا دست اندازی ننگ و ناموس سے تنگ آکر فساد کرنے لگے امیرون نے
مصلحت دیکہکر قباد کو قید کر لیا اور مزدک کے مار ڈالنے کا ارادہ کیا جو اُسکے معتقدون کی کثرت سے عمل مین نہ آیا
قباد البتہ اپنی بہن کی تدبیر سے جو بموجب اصول مذہب مزدک کے اوس سے ناجایز تعلق رکہتی قید سے نکلکر ملک ہیاطلہ کی طرف بہاگا
اور وہان سے کمک لاکر دوبارہ اپنی سلطنت پر قابض ہوگیا پہر مزدک کی طرف متوجہ نہوا۔ ۱۲ مولف

جمع ہوئے تو سب کو قباد کے روبرو لے گیا اور وہان مزدک سے مباحثہ کرکے اُس کو
قایل کیا قباد نے اسیوقت مزدک کو نوشیروان کے حوالہ کردیا نوشیروان اوس
کو ایک باغ مین لے گیا جہان وہ معہ اپنے مریدون کے تیردوز کیا گیا[۱]
۵- اوسدن سے نوشیروان کی دانائی اور اولوالعزمی کا نقش امیرون کے دل پر
درست بیٹھ گیا اور علمائے دین نے اوسکو حامی مذہب کا خطاب دیا قباد بہی اوسکی
رای سلیم کو بہت پسند کرتا تہا اور ہر کام مین اس سے مشورہ لیتا تہا[ع] مرتے وقت لکہہ مرا کہ[ت]

حبیب[۱] السیر مین لکھا ہے کہ یہ واقعہ بعد تخت نشینی نوشیروان کے ہوا جب کہ اسنے مزدک کے اوپر مہربانی کرکے
اوسکے تمام معتقدون کے نام ونشان سے آگاہی حاصل کرلی اور پہر ایکدن سبکو دعوت کے بہانہ سے بلاکر جمع کیا اور کہانا کہلانے کے
نام سے تہوڑے تہوڑے آدمیون کو ایک باغ مین بہیج بہیجکر مروا ڈالا اور جن جن لوگون کا مال اون کے پاس تہا
وہ سب اون کو دلا دیا تاریخ طبری مین لکھا ہے کہ منذر جو ایک بڑا زبردست امیر امرائے عرب سے تہا اور قباد کے سبب
پیروی دین مزدک کے باغی ہوگیا تہا نوشیروان کے پاس حاضر آیا نوشیروان نے اوس سے کہا کہ میرے دلمین دو آرزوئین تہین
ایک تو تیرا اطاعت قبول کرنا اور دوسرے اس کے مذہب کا اوکھاڑنا اتفاقاً مزدک بہی اُس مجلس مین حاضر تہا نوشیروان سے کہنے لگا
کہ اب اس مذہب کا اوکھاڑنا تیرے امکان سے باہر ہے کیونکہ ہزارہا آدمی اسکو مانتے ہین نوشیروان نے طیش مین آکر اسیوقت
اوسکو مروا ڈالا اور اس کے معتقدون کو بہی قتل عام کا حکم دیکر جو مال اسباب لوگون کا اون کے قبضہ مین تہا وہ انکو دلوا دیا۔
مسٹر[ع] جان مالکم نے اپنی تاریخ ایران مین بحوالہ زینت التواریخ لکہا ہے کہ قباد کے کئی بیٹے تہے مگر وہ نوشیروان کو زیادہ چاہتا تہا اور
مرض الموت مین اسکو ولیعہد کرکے کہا کہ تم مین اور سب باتین اچھی ہین لیکن عیب ہے کہ لوگون سے بہت بدگمان رہتے ہو مین یہ نہین کہتا کہ اپنی گمان پر بالکل اعتماد نہ کرو
مگر اتنا ضرور خیال رکہنا کہ زیادہ بدگمان ہونے سے بہت سی خرابیان ہوتی ہین ۱۲ مولف[ت] زینت التواریخ مین لکہا ہے کہ قباد نے وصیتنامہ
موبد موبدان کو سونپا تہا جب وہ مرگیا تو موبد موبدان نے اسکو مجمع عام مین پڑھا سب نے نوشیروان کا بادشاہ ہونا خوشی سے منظور کیا مگر نوشیروان
نے انکار کیا اور کہا کہ اکثر عہدون پر کمینہ لوگ بہرتی ہوگئے ہین جنکی وجہ سے انصاف اچھی طرح نہوگا اور اون کا تغیر و تبدل
بغیر خونریزی ممکن نہین ہے اس پر سب امیرون و سپہ سالارون نے قسم کہائی کہ ہم ہر حال حکم کی تعمیل کرینگے تب
نوشیروان تخت پر بیٹھا ۱۲ مولف

میرے بعد نوشیروان کو پادشاہ کرین اور سب لوگ اوس کا حکم مانین یہ واقعہ سنہ ۵۳۱ء مطابق سمت ۵۸۸ مین واقع ہوا

۶۔ نوشیروان کو جب تخت پر بٹھانے لگے تو اوس نے انکار کیا اور کہا کہ بڑی مشکل کی بات ہے کہ اگر مین اپنے پسند کے موافق قانون پر رعایا کو چلانا چاہون تو خونریزی کے بغیر یہ مقصد حاصل نہوا اور اگر خود مین لوگون کی خواہش کے موافق ہوجاؤن تو وہ مجھہ پر غالب آجاوین یہ سن کر سب لوگون نے عہد کیا کہ ہم پادشاہ کے قانون پر عمل کرین گے تب نوشیروان تخت پر بیٹھا اور اُسنے تخت نشینی کے بعد کہا کہ میرا حکم تم لوگون کے جسمون پر ہے نہ دلون پر اور مین تمہارے اطوار کی تحقیقات کرون گا نہ اسرار کی ہر کام عدل و انصاف سے کیا جاوے گا نہ اپنی خواہش اور نفسانیت سے۔

۷ بعدہ نوشیروان نے مداین مین ایک عالیشان محل بناکر اوس کی چہت مین تاج شاہی کو جو گرانمایہ جواہرات سے مرصع ہوتے ہوتے نہایت وزنی ہوگیا تہا لٹکا دیا تاکہ وہ جلوس کے وقت سر کے اوپر رہے

۸۔ نوشیروان جیسا نیک ذات تہا ویسا ہی مردم شناس بھی تہا چنانچہ اوس نے دانا اور تجربہ کار آدمیون کو ملکی اور مالی عہدہ جات پر مقرر کیا اور امور ریاست وسیاست مین ایسا عدل اور انصاف برتا کہ بہت جلد عادل اور منصف مشہور ہوگیا اور حضرت محمد صلعم جیسے غیور پیغمبر نے اوس کے زمانہ مین پیدا ہونے کا فخر کیا اور کہا ولدت فی زمن الملک العادل۔ یعنی مین ایک پادشاہ عادل کے زمانہ مین پیدا ہوا ہون۔

۹۔ نوشیروان نے دجلہ پر پل باندہا اور محتاجون اور فقیرون کو فراہم کرکے اونکو مزدوری اور کاشتکاری پر لگایا جس سے کوئی شخص اوس کی قلمرو مین روٹی کا محتاج

نہ تہا اور نہ زمین زراعت سے خالی رہتی تہی اور جسقدر پردیسی آدمی اوس کے ممالک مین تھے اون کو زاد راہ دیکر کہا کہ اپنے اپنے وطن کو چلے جاوٴ اور راستون مین قلعجات بنوا کر سپاہیون کی چوکیان بٹہا دین تا کہ رستہ چلنے والون کو امن رہے اور ہر ایک ندی کے اوپر پل باندہا اور گہاٹیون کو برابر کر کے اپنے قلمرو کے چار حصہ کیئے اول حصہ مین کل ملک خراسان کا مع سیستان اور کرمان کے تہا۔ دوسرا حصہ قم اصفہان آذرآبادگان ارمینہ۔ اردبیل خزر اور گیلان سے مرکب تہا تیسرے حصہ مین فارس۔ اہواز۔ مرز۔ خضر وغیرہ محال تہے چوتہے حصہ مین ملک عراق۔ اور روم کی زمین داخل تہی بعد اس تقسیم کے اوس نے مالگذاری کا ایسا بندوبست کیا جو رعایا کے حق مین بہت مفید اور سابق کے بہ نسبت بہت خفیف تہا چنانچہ اگلے پادشاہ رعایا سے تیسرا حصہ لیتے تھے مگر جو کوئی زیادہ رعایا پروری پر کمر باندہتا تہا تو چار حصہ مین سے ایک حصہ لیتا تہا قباد اس بارہ مین سب سے سبقت لیگیا جو دس حصہ مین سے ایک حصہ لینے لگا تہا اور اوس کی نیت اس سے بھی کم کرنی کی تھی مگر اجل نے اوس کو فرصت نہ دی تب بقول شخصے۔ اگر پدر نتواند پسر تمام کند۔ نوشیروان نے کل ممالک محروسہ کی پیمایش کر کے رعایا پر ایک سہل سی مالگذاری مقرر کی جس کی تفصیل یہہ ہے۔ محاصل اراضی فی جفتی[1] زمین۔ ایکدرم[2] سیم اور ایک قفیز[3] غلہ محاصل میوہ اس شرح پر کہ خرما اور انگور فی درخت ۶ درم۔ زیتون وغیرہ فی درخت ۱۰ درم پیمایش زمین کی ہر برس ہوتی تھی اگر زمین زیادہ اوٹہتی تو محصول بڑہاتے تھے اور جو کم اوٹہتی تو کم کر دیتے تھے جس زمیندار کے پاس بیل اور تخم نہین ہوتا تہا اوسکو

---

[1] جس قدر زمین دو بیلون سے جوتی جاتی تھی اوس کو جفتی کہتے تھے [2] ایک درم ساڑھے تین ماشہ چاندی کا ہوتا تہا [3] ایک قفیز بارہ صاع کا اور ایک صاع آٹھ رطل اور ایک رطل آدھ سیر انگریزی کا ہوتا ہے پس ایک قفیز ۹۶ رطل یا ایک من ۸ سیر ہوا تاریخ مالکم مین ایک قفیز ۴۶ رطل کا لکھا ہے۔

سرکار سے تقاوی دیتے تھے اور جس کی زمین افتادہ رہتی تھی اس سے حاصل کا مطالبہ نہین کرتے تھے دہقان کے علاوہ ہر مالدار سے چار درم سے دس درم تک ٹیکس لیتے تھے لیکن بیس برس سے کم اور پچاس سے زیادہ عمر کے آدمی اور عورتین مستثنے تھین۔ یہود اور عیسائیون سے برابر جزیہ لیا جاتا تھا بادشاہ کیطرف یہ بندوبست تھا کہ کوئی کسی پر ظلم نہین کرسکتا تھا پادشاہی محرر اور نوکر چاکر دیونخانے مین بیٹھے رہتے تھے اور سب مالگذار سال مین تین دفعہ حاضر ہوکر زر مقررہ تین قسطون مین ادا کر دیتے تھے اور رسیدلے لیتے تھے۔

نقل ہے کہ نوشیروان نے اپنے علاقہ کے تمام بزرگون موبدون عمایدا ور سپہ سالارون وغیرہ کو جمع کر کے یہ قانون مال کا سنایا اور بڑے طلب کی ور دو گھڑی تک اسکا انتظار کیا مگر کوئی نہیں بولا تب اوس نے پھر کہا کہ ای لوگو مجھکو جواب دو کہ تم اس خراج سے راضی ہو یا نہین ایک مجہول آدمی بول اٹھا کہ اس خراج سے ملک ویران ہو جائے گا کیونکہ خراج زمین کو ویران ہو جانے پر بھی لگا رہیگا نوشیروان نے کہا کہ تو بڑا احمق ہے تو نے نہین سنا کہ مینے یہ قانون بھی تو مقرر کیا ہے کہ ہر سال زمین کو پیمائش کر کے خراج کا حساب لگائین اور اگر زمین اگلے سال کی بہ نسبت زیادہ اُٹھے تو خراج بڑھا دین اور جو پڑی رہے تو اوسکا حاصل کم کر دین یہ کہکر اُس سے پوچھا کہ تو کن لوگون مین سے ہے اُس نے کہا دبیرون مین سے ہون پادشاہ نے فرمایا کہ جب دبیر ایسے فضول اور بیہودہ گو ہو جاوین تو کیا ٹھکانہ ہے اور حکم دیا کہ ہر دبیر اُس کے سر پر دوات ماری چنانچہ اتنی دواتین اُس کے اوپر پڑین کہ وہ مرگیا یہ حال دیکھ کر سب لوگون نے کہا

تاریخ مالکم مین ۶ درم سے ۴۸ درم تک لکھنے ہین ۱۲ مولف تاریخ طبری مین لکھا ہے کہ نوشیروانکا قاعدہ اسیطرح تھا ۱۲

موبد حکیم اور دانشمند اور آتش پرستون کے پیشوا کو کہتے ہین۔ ۱۲ نواب محمد خان شیرازی

کہ ہم پادشاہی قانون سے راضی ہین تب پادشاہ نے اُسکو اپنے ممالک مین جاری کیا
اس قانون کی نفاذ سے زراعت کی کثرت اسقدر ہوئی کہ جنگل مین کہین زمین
افتادہ نہین رہی اور امن وآمان کا یہ عالم تہا کہ لوگ بےخطر جنگلون مین سوتے
تھے اور شیر اور بکری ایک گھاٹ پانی پیتے تھے پانی وقت پر برستا تہا آفات
ناگہانی بہت کم رونما ہوتی تہین - ہند - چین - اور ترکستان کے سوداگر ایران مین
آتے تھے اپنے اپنے ملک کے تحفے پادشاہ کو نذر کرتے تھے اُسوقت
ایران مین دنیا بہر کا آدمی موجود تہا اور تمام جہان کی چیزین وہان ملتی تہین -
۱۱ - نوشیروان کے سپاہی مظلومون کو ڈھونڈتے پہرتے تھے اور پادشاہ
خود اون کا انصاف کرتا تہا اوس نے رعایا کے انصاف کے لئے بھی اچھے اچھے
قانون جاری کئے تھے اور مجرمون کے لئے سخت سخت سزائین مقرر کی تہین
چنانچہ جو کوئی کسی کی عورت کو نظر بد سے دیکھتا - جان سے مارا جاتا تہا زمیندارون
کو اجازت دی گئی تہی کہ جو کسی کا گھوڑا ایا اور جانور اُن کی زراعت کا نقصان کرے
تو اوسکو مار کر اوس کے گوشت پر تصرف کرین اور جو کوئی پادشاہی نوکر کسی کا نقصان
کرتا تھا پادشاہ اُس کا نام دفتر سے کاٹ دیتا تہا اور اسکو حکم ہوتا تہا کہ بلخ کے
آتشکدے مین کفارہ دینے کو جاوے -
۱۲ - پہر نوشیروان نے اپنے ممالک وسیعہ مین ایک حکم نامہ جاری کیا جس کا
خلاصہ یہ ہے کہ مجہہ کو خدا تعالے نے انصاف کرنے کے لئے سلطنت دی
ہے اور میرا دلی ارادہ یہ ہے کہ سب کامون مین سچائی برتی جاوے اور کوئی
بات بے انصافی کی ظہور مین نہ آئے اسلئے اپنے سب اہلکارون کو مطلع کرتا ہون
کہ جو کوئی کسی پر ظلم کریگا یا مقررہ جمعبندی سے ایک دام بھی زیادہ لیگا مین اُس

بلخ فارسیون کا ایسا ہی متبرک مقام تہا جیسا مسلمانون کا مکہ ہے -

کو زندہ نہین چھوڑونگا چاہیئے کہ رعایا سے مالواجب تین قسط مین لیا کرین اورجس کھیت پر آفت ارضی یا سماوی سے کچھہ نقصان پہونچے اوسکا حاصل چھوڑ دین اگر کوئی زمیندار لاوارث مرجاوے تو اوس کی زمین کو سرکاری حوالہ مین ترددکرین ایسا نہو کہ وہ ویران ہوجاوے جو عامل اس کام مین سستی کریگا یا رعایا سے ہمارے لئے ظلم کے ساتھہ کچھہ لیگا وہ مستوجب سزاے قتل ہوگا ہم کو اللہ تعالیٰ نے اسقدر دولت دی ہے کہ کسیکے دام اور دینار کی طمع نہین رہی اور یاد رکھو کہ ہمارے دربار مین وہی حاکم آبرو پاوے گا کہ جو رعایا کے ساتھہ نرمی اور منصفی کا برتاؤ کریگا اور جس کسی کی بات ایک دفعہ جھوٹ نکل آئیگی وہ ہمیشہ کے لئے جھوٹا سمجھا جاوے گا۔

۱۳۔ نوشیروان جب مالی بندوبست اور قانون کو جاری کرچکا تو اوس نے سپاہ کے وزیر بابک نامی کو بلاکر فرمایا کہ یہ خراج جو رعایا سے لیا جاتا ہے۔ فضول خرچ کرنیکے لایق نہین ہے اور سپاہ مین کوئی تو ہزار درم پانیکے قابل ہے اور کوئی سو ہی درم کے لایق ہے پس جو تیرانداز ہو اوسکو تیراندازون کی تنخواہ اور جس کو تلوار مارنا نہ آئے اوسکو تلوار مارنے والون کی تنخواہ نہ دینا چاہیئے اب تو سپاہ کی حاضری دے اور فہرست اوس کی نام بنام ضروری تعریف اور شرح کے ہمارے روبرو پیش کر۔ ہر سپاہی کو زرہ جوشن کمند خود اور دوانی دستانے اور زرین رکاب پاکھر اور پیش کوبہ زین مین تیردان تیرون سے بھرا ہوا رکھنا ہوگا اور بائین ہاتھ کیطرف ایک قربان[1] جس مین دو کمانین چلے چڑہی اور دو چلے فالتو لپیٹے ہوئے ہون پشت سے لٹکانی ہوگی جو کوئی کہ مع اس تمام ساز کے حاضر ہو اسکا نام لکھہ لیا جاوے اور پھر اگر کسی دن کوئی چیز کم ہو تو اوس کے درم کم کر دیئے جاوین

[1] قربان فارسی مین بمعنی کماندان ہے جو ایک تسمہ ترکش مین سیا ہوا ہوتا ہو جسکے ذریعہ سے ترکش کو مثل حمائل گردن مین ڈال لیتے ہین اور اسی تسمہ مین کمان کو بھی اٹکا لیتے ہین اور یہ ترکش مع کمان پیٹھہ کے پیچھے رہتا ہے ۱۲ نواب مخلص

اور جو سوار اس طرح سے مسلح ہو کر تیر سنان سے گھوڑا دوڑائے اور عین سواری مین گھوڑے سے اوتر کر پھر اوس پر بیٹھ جاوے اور تمام ہتیارون کو کام مین لاوے اوس کے لیے پیادہ سے زیادہ چار ہزار درم دے اور پیادہ کو جو امتحان مین سب سے کم ہو سو درم سے کم تنخواہ مقرر نہ کر بابک نے سپاہیون کو ہمہ تن مسلح ہو کر پیشگاہ شاہی مین حاضر ہونے اور نام لکھے جانے کے لیے تین دن کی مہلت دی چوتھے روز وہ میدان معینہ مین آیا اور سپاہی بھی خیل خیل حاضر ہوئے مگر اوس نے کسی کا نام نہین لکھا اور کہا کہ آج وہ شخص نہین ہے جسکا حاضر ہونا ضرور تہا یہ سنکر سپاہ لوٹ گئی اور نوشیروان نے خیال کیا کہ شاید کوئی افسر نہ آیا ہوگا دوسرے دن پھر بابک نے حاضری لی اور کہا کہ آج بھی وہ نہین ہے تیسرے دن اوس نے منادی کرائی کہ وارث تاج وتخت بھی ہتیار لگا کر آئے اور بیت المال سے اپنی تنخواہ مقرر کرائے چنانچہ دوسرے دن نوشیروان وہی وردی پہن کر سپاہ مین آیا مگر جب بابک نے کہا کہ حضرت آپ کے ساز و یراق مین کمی ہے اور نوشیروان نے غور کر کے دیکہا تو وہ دو نوچلے نہین تھے جن کو فالتو رکھنے کا حکم تہا اون کو فوراً منگوایا اور اپنی پشت پر لٹکا کر سپہ گری کے ہنر دکھلائے تب بابک نے کہا آپ پادشاہ ہین آپ کی تنخواہ زیادہ لکھتا ہون نوشیروان نے فرمایا مجھہ کو اختیار ہے پس بابک نے اوس کے نام چار ہزار اور ایک درم لکھے پھر اور سب سپاہ کی حاضری لی اور ان کی تنخواہ درج کی دوسرے دن بابک نے پادشاہ کے پاس جا کر عرض کی کہ مین نے آپ کے لئے ایک درم اس غرض سے زیادہ کیا کہ سپاہیون کو زیادہ مانگنے کی گنجائش نہ رہے فی الجملہ نوشیروان کی ایسی ایسی تدبیرون سے آمد اور خرچ کا بندوبست بخوبی ہوگیا۔

بعدہ نوشیروان نے ہر ولایت سے مضبوط اور جرار آدمیون کو بلوا کر اپنی سپاہ

مین بھرتی کیا اور سپاہ کو ایسا آراستہ کیا کہ کسی پادشاہ کے عہد مین ایسی آراستہ نہ تھی

مورخ ایران لکھتا ہے کہ چین۔ ہند اور روم کے پادشاہ نوشیروان کو ملک اور سپاہ کی ترقی مین ہمہ تن مصروف دیکھہ کر متردد ہوئے اور ہر ایک نے اپنی طرف سے ایلچی اور تحفے تحایف نوشیروان کو بھیجے۔

۱۴۔ بعد چندے نوشیروان لشکر لیکر ملک کے دورہ کو نکلا اول خراسان مین آیا وہان سے ولایت گرگان مین گیا پھر اوس نے مازندران کو دیکھا جب وہان سے آگے بڑھا تو کوہستان علاقہ ازمن مین اوسے ایک سرسبز اور شاداب جنگل نظر آیا جس کو دیکھہ کر اوس کی طبیعت بہت فرحت اندوز ہوئی مگر یہ خوشی جلد رنج کے ساتھ تبدیل ہوگئی جب اوس نے سنا کہ یہان کی رعایا ہمیشہ ترکون کی شکار رہتی ہے جو بروقت تیاری فصل کے برق ریز یورش ہوتے ہین اور ہر جگہ قتل اور غارت کی آگ لگا کر چلے جاتے ہین اور اسی موقع پر ایک شخص قوم تگزی تلوار کھینچے ہوئی پادشاہ کے سراپردہ مین گھس آیا پاسبانون نے بمشکل اوس کو پکڑا اور پادشاہ کے روبرو پیش کیا پادشاہ نے سامنے بٹھا کر پوچھا کہ اس جرأت سے تیرا کیا مقصد تھا۔ اوس نے رو کر کہا کہ جب میرا مقصد نہین ہوا تو یہ طعنہ زنی کیا ضرور ہے نوشیروان نے اُس کو مروا ڈالا چونکہ وہ موقع سرحد کا تھا اسلئے ترکون کا تدارک مقدم سمجھہ کر ہندوستان اور روم سے معمارون اور سنگ تراشون کو طلب کیا اور اوس مقام پر ایک سنگین دیوار[1] دس کمند لمبی بنوائی اور واسطے آمد و رفت مسافرون اور تاجرون کے اُسمین

[1] یہ دیوار قزم سے جو ایک شعبہ خلیج عربی کا ہے اور بحر روم مین جا کر گرتا ہے دریائے خضر تک جسکے کنارہ پر شہر باکو بہ آباد ہے بنائی گئی تھی اس کا طول سو فرسنگ کے قریب تھا اور وہ کوہ البرز و کوہ لگزی اور کوہ انجار وغیرہ اور ان کی بڑی بڑی گہاٹیون اور دشوار گزار پہاڑیون مین ہو کر گذری تھی چنانچہ اب بھی اُس مقام پر کہین دریا کہین جنگل مین اس دیوار کی بنیادین اور اوس کے پتھر خوشنما شیشہ بھرا ہوا ہے موجود ہین اُسکے

ایک بڑا دروازہ بھگر لوہے کے کیواڑ چڑہا دیئے جو ہمیشہ بند رہتے تھے مگر جب کوئی قافلہ باہر سے آتا تہا یا ادہر سے ادہر جاتا تہا تو کہولدیتے تھے بعض بعض تواریخ مین دو دروازے لکھے ہین۔

ایک تو باب الابواب مین تہا جہان سے الان اور قپچاق کے باشندے آمد و رفت کرسکتی تہی اور دوسرا اتجاد کے برابر تہا۔

اس کے بعد نوشیروان اقوام آلانی کو جو مشہور غارت گر تھے اور اپنے زور و قوت کے گھمنڈ مین نوشیروان کا عدم و جود برابر سمجھتے تھے مطیع کر کے اور وہان ایک قلعہ[1] بناکر ہندوستان

ہنجانے سے خرچ کی بہی بہت کفایت ہوئی تہی ورنہ پہلے پچاس ہزار فوج اوس سرحد کی اور اقوام ترک تاتار آلان اور روس وغیرہ کی مدافعت کے لئے رکھنی پڑتی تہی اور اس فوج کے افسر کا بہت بڑا درجہ ہوتا تہا وہ پادشاہ کے ساتھ آدہے تخت پر بیٹھتا اور اوہا تاج پہنتا تھا۔

[1] یہ قلعہ گرگان کی سرحد مین پانی کے اندر سراپا پتہر کا بنا ہوا تہا کہتے ہین کہ پادشاہی خزانہ اس قلعہ کے مصارف تعمیر کے لئے کافی نہوا تب نوشیروان ایک ہزار سوار کے ساتھ کرمان کے ایک بڑے دولتمند آذرمانان کے پاس گیا اوس نے اسقدر چاندی اور سونا دیا کہ جسمین وہ قلعہ تیار ہوگیا اسی طرح ہزار اسد والی اسطخر نے دو ہزار اونٹ چاندی اور سونے کے بہرے ہوئے نوشیروان کے پاس بہیجے اور نوشیروان نے اون کے مصارف سے ایک شہر آباد کر کے ستارہ آباد اوسکا نام رکہا جسکو اصطخر آباد کہتے ہین اور وہی اب استرآباد کہلاتا ہے ۵۲ مالکم صاحب نے اپنی تاریخ ایران مین لکہا ہے کہ نوشیروان نے شمال مین فرغانہ اور مشرق مین ہندوستان پر لشکر کشی کی چینی سورخ فرغانہ کی لشکرکشی کی تصدیق کرتے ہین دیکھو گلینز صاحب کی کتاب جلد ۲ صفحہ ۲۶۹ اور کارکن صاحب کی کتاب جلد ۱ اور ہندوستان کی لشکر کشی کی بابت پٹینجر صاحب ایک مفصل اور قرین قیاس بیان نوشیروان کے کوچ کا مکران کی بحری حد سے سندہ ندی تک کرتے ہین دیکھو پٹینجر صاحب کا سیاحت نامہ صفحہ ۲۸۳ انگریزی سورخ جو اودیپور والون کے قدیم دارالخلافہ بلبھی پور کے غارت ہونے کو نوشیروان سے منسوب کرتے ہین وہ اسی بنا پر بہی ہے کو کہ راجپوتون کے سورخ بلبھی پور کے غارت کرنے والون کو جنگلی اور وحشی

مین آیا اور یہان کے بزرگون سے ملاقات کرنیکے بعد آگے بڑہا اور قوم بلوچ کا کہ یہہ بھی نہایت ظالم اور خونخوار تہے قتل عام کرتا ہوا گیلان مین پہنچا اور وہان والون کو بعد کشت وخون کے فرمانبردار کرکے مداین کو واپس گیا

۱۶۔ یہان اہل عرب نے منذر نامی ایک شخص کو بہیجکر قیصر روم کی شکایت کی کہ اوس کی فوج یہان اگر ہمیشہ تاخت تاراج کیا کرتی ہے اور اسی عرصہ مین حارث غسانی والی شام قیصر کی سازش سے ولایت حیرہ توابع عرب پر لشکر کشی کرکے وہان سے بہت یا مال اور بردے لیگیا اوس کی فریاد بہی نوشیروان تک پہونچی تب نوشیروان نے اپنا وکیل روم مین بہیجا اور قیصر سے جواب طلب کیا قیصر اوس سے بہ درشتی پیش آیا اور اوس نے نوشیروان کے خط کا جواب بہی گستاخانہ لکہا نوشیروان روم کو روانہ ہوا جب آذربایجان مین پہونچا تو پیادہ ہوکر وہان کے مشہور آتشکدہ مین گیا اور موبدون نے کتاب زند کو سنکر بہت رویا جب وہان سے چلا تو ایران کے حاکمون کو لکہا کہ جب تک مین نہ آؤن ملک کی بخوبی حفاظت کرنا اور لشکر کو تاکید کی کہ جو کوئی کسی کی زراعت کو تباہ کریگا یا کسی سے کوئی چیز چہین لیگا تو مین اوس کو زندہ نہین چہوڑونگا اور جب دشمن کے کسی بڑے قلعہ یا بڑے شہر کے قریب پہونچتا تو اول اپنے آدمیون کو بہیجکر اون کو اطاعت کی ترغیب دیتا اگر وہ قبول کرلیتے تو فبہا ورنہ اون کو شکست دیکر قبضہ کرلیتا غرض اسطرح فتحیاب ہوتا ہوا اوس قلعہ کے

کہتے ہین مگر چونکہ اون کی مغروقی کا زمانہ نوشیروان کے عہد سے کسیقدر مطابق ہوتا ہے اور اوس نے ہند پر یورش بہی کی تہی اس لئے کیا عجب ہے جو یہ قیاس اون کا صحیح ہو۔

سلہ نوشیروان کا سفر بہی ویسا ہی ہے جیسا کہ اکثر اگلے لوگون کے سفر علم جغرافیہ کے رو سے قابل اعتراض ہین اور اسکی وجہہ یہی ہے کہ اگلے زمانہ مین علم جغرافیہ بہت خراب تہا اور بہت کم مورخ جغرافیہ دان ہوتے تہے۔

قریب پہونچا جسمین قیصر کا خزانہ رکھا تہا نوشیروان نے اُس کو بھی بہت جلد فتح کیا اور تمام خزانہ قیصر کا اپنی سپاہ کو لٹا دیا قیصر نے یہ خبر سنکر اپنے سپہ سالار فرفوریس کو واسطے مقابلہ نوشیروان کے بھیجا نوشیروان نے اوس کو شکست دی اور پیش قدمی کرتا ہوا شہر انطاکیہ تک جا پہونچا وہان قیصر کی فوج تین روز تک لڑی چوتھے روز نوشیروان کی فتح ہوئی نوشیروان نے وہان کا تمام خزانہ مداین کو بہیجدیا اور شہر انطاکیہ کی آبادی اور سرسبزی کو پسند کرکے اوسکے قریب نزدیک[1] خسرو نام ایک شہر آباد کیا جسمین روم کے قیدیون کو رہنے کی اجازت دی اور سب کو علی قدر مراتب اسباب مایحتاج عطا کیا اور ایک عیسائی کو وہان کی حکومت دیکر واسطے استیصال قیصر کے روانہ ہوا قیصر بہت گہبرایا اور اوس نے مہراس نامی ایک حکیم کو معہ باج وخراج کے نوشیروان کے پاس بہیجکر معافی جرایم کی درخواست کی۔

نوشیروان قیصر کے وکیلون سے سالانہ خراج گذاری اور عرب ویمن پر لشکر کشی نہ کرنے کا عہد لیکر ملک شام مین آیا وہان پچاس ہزار عرب منذر والی حیرہ کی ساتہہ بمقام موصل اوس سے آملے اوس نے قیصریہ فاقیہ اور حمص وغیرہ بلاد شام کو فتح کرکے حارث کو بہگا دیا۔

[1] روضۃ الصفا مین یون لکہا ہے کہ نوشیروان نے اس شہر کو بعینہ مثل انطاکیہ کے آباد کیا تہا چنانچہ جب انطاکیہ کے لوگون کو حکم ہوا کہ شہر مین جاکر آباد ہون تو ہر فرد بشر نے وہان آکر اپنے اپنے گہر جس موقع پر انطاکیہ مین بنائے تھے ویسے ہی یہان پائے اور بے تکلف اون مین اس آرام سے آباد ہوئے کہ گویا اپنے مکانون واقع انطاکیہ مین ہی رہتے ہین ان سب لوگون مین سے صرف ایک دہوبی نے یہ اعتراض کیا تہا کہ میرے قدیمی مکان پر ایک درخت تہا وہ یہان نہین ہے یہ بات عجائبات روزگار سے ہے۔

۱۷ - بعد اس کے نوشیروان خسروی بہرام نامی ایک سردار کو واسطے ایصال خراج مقبولہ قیصر کے وہان چہوڑکر مصر مین گیا اور سکندریہ کو فتح کرکے واپس روانہ ہوا تہا

؎۱ مارٹن نے لکہا ہے کہ اس قیصر کا نام ہش تہا اور اوس کی دختر نوشیروان سے منسوب ہوئی تہی اور شاہ صاحب کہتے ہین کہ نوش زاد اُس کے بطن سے پیدا ہوا تہا جو اپنے باپ کے اوپر خروج کرکے مارا گیا لیکن انگریزی تواریخ مین جو زمانہ ان پادشاہون کا لکہا گیا ہے اوس کے اوپر نظر کرتے سے ہمکو ان روایتون کی صحت مین تامل ہے کیونکہ مارشیش قیصر تو نوشیروان کے مرنے سے تین برس بعد ۵۸۲ء مین فرمانروائے روم ہوا تہا اور نوشیروان کے ہمعصر تین قیصر تھے ایک جوسٹی نین اول جو ۵۲۷ء مین قیصر ہوا تہا دوسرا جوسٹی نین دوم جو ۵۶۵ء مین تخت پر بیٹھا تیسرا ٹیبریس جو ۵۷۸ء مین حکمران ہوا پس مندرجہ صدر واقعات جوسٹی نین اول کے عہد مین ہوئے - ؎۲ سر جان مالکم نے لکہا ہے کہ نوشیروان اور رومیون کی لڑائی کی بابت مورخون مین کسیقدر اختلاف ہے ایرانی مورخ کہتے ہین کہ نوشیروان نے ایک قیصر کو گرفتار کیا مگر شاید انہون نے غلطی کی ہے کیونکہ یہ امر شاپور کے وقت مین واقع ہوا تہا - لیکن جو صلح کہ قیصر جوسٹی نین نے ابتدای سلطنت نوشیروان مین قبول کی تہی اور جسقدر بذلت اوسکی شرایط مین اوٹہائی تہی اور جو لڑائی بعد کو واقع ہوئی جس کے سلسلہ مین شام اور انطاکیہ وغیرہ ممالک سواحل روم تک نوشیروان کا لشکر گیا جسنے بہت علاقجات فتح کرکے دریائے قسطنطنیہ اور نہر طنابوزان تک حکم چلایا اس سے اوسکی دشمن بہی انکار نہین کرسکتے صلح کی تمام خط کتابت اور معاہدون مین بہی نوشیروان کا ادنے ملازم قیصر کی برابری کرتا تہا آخیر مین یہ قرار پایا کہ قیصر ۳ ہزار اشرفی نوشیروان کے خزانہ مین بہیجے یہ امر اسواسطے نہ تہا کہ نوشیروان اسقدر مال کی پروا کرتا ہو بلکہ اس خیال سے کہ قیصر کو اپنے باجگذارون مین شمار کرے دوسری لڑائیو نمین جو قیصرون کے ساتھ ہوئین نوشیروان اگرچہ ضعیف العمر اور اسی برس کا بوڑہا ہوگیا تہا مگر ہمت جوان تہی خود لشکر لیکر گیا اور باوجود شکست چند مرتبہ کے اخیر مین فتح کامل پاکر شہر دارا کو اپنے تصرف مین لایا اور ملک شام کو تباہ و برباد کر ڈالا اسکی عملداری ہر طرف کو بڑہ گئی تہی ماوراء النہر مین فرغانہ تک اور وہان سے پنجاب تک حکم چلتا تہا اور کچہ سرسبز حصہ ہندوستان اور عربستان کے بہی اوس کی سلطنت عظیم ایران مین شامل تہی - ۱۲ مولف

کہ یکایک اوس کی طبیعت ایسی سخت بیمار[۱] ہوگئی کہ بدمعاشون نے اوس کے مرنے کی خبر اوڑادی اوس کا بیٹا نوش زاد جو ایک عیسائی عورت کے بطن سے تہا اور نوشیروان اوس کو اس جرم مین کہ اوسنے زردشت کا مذہب چہوڑکر عیسائی دین اختیار کیا تہا ہمیشہ شہر جندشاپور مین قید رکہتا تہا یہ خبر سنکر قیدیون کی حمایت سے رہا ہوگیا اور فوراً تیس ہزار آدمی اوس کے ہم مذہب اوس کے پاس جمع ہوگئے اور اس نے مذہب کی مناسبت سے قیصر کو لکہا کہ میرا باپ مرگیا ہے اور ایران کا تخت آپ کے لیے خالی ہے۔

۱۲ نوشیروان کو جب یہ خبر مداین کے حاکم رام برزین کی تحریر سے معلوم ہوئی تو اوس نے لکہ بہیجا کہ اوس نالایق کو فہمایش کرو اگر نہ مانے تو تلوار سے جواب دو رام برزین نے نوش زاد پر لشکر کشی کی جب وہ بہی مقابل آیا تو بہت سمجہایا کہ دیکہو باپ کے اوپر خروج کرنا مبارک نہین ہوتا ہے تم اس خیال سے درگزرو اور عیسائی مذہب چہوڑکر دین آبائی مین آجاؤ تو بادشاہ کے بعد یہ سب ملک اور مال تمہارا ہے مگر اوس نے ایک نہ سنی اور باپ کی سپاہ سے جنگ کرکے بضرب تیر مارا گیا عیسائیون نے اوسکے مرنے کا بڑا ماتم کیا اور اس کو اوسکی وصیت کے موافق بموجب احکام عیسوی مذہب کے زمین مین گاڑکر اوس کے اوپر قبر بنادی۔

۱۳ یہان تو یہ ہوا اور ادہر قیصر نوش کے خط سے تقویت پاکر تخت ایران کی طمع مین قسطنطنیہ سے روانہ ہوا مگر جب نوشیروان اس سے مقابل ہوا تو وہ بہاگا نوشیروان قلعہ شوبد آرایش روم اور قالینوس کو فتح کرتا ہوا اوسکے تعاقب مین قسطنطنیہ تک جا پہنچا قیصر نے تنگ ہوکر پہر محصول اس کو بہیجا اور یہ پیغام دیا کہ حارث کو سیاست کرنے اور عیسو کے مال اور قیدیون کو واپس دلوانے مین مجہے کچہہ عذر نہ تہا لیکن شاہنشاہ ہی نے

---

[۱] حبیب السیر مین لکہا ہے کہ اوسوقت مین نوشیروان فتح بلاد وشام مین مصروف تہا اور بالکل تندرست تہا اوس کی بیماری کی خبر غلاف واقعہ تہی۔

جلدی کرکے ان کامون کی فرصت مجھ کو نہ دی نوشیروان نے فرمایا کہ مین اب اس شرط سے صلح کرتاہون کہ مین نے جو جو شہر اور قلعہ جات فتح کیے ہین ادن کو واپس نہین دون گا مہر اس نے منظور کیا اور فیما بین صلح ہوگئی اس صلح کے ذریعہ سے جزیرہ بادیہ حجاز طائف بحرین ۔ یمامہ عمان شام اور کنارہ فرات کے علاقہ جات نوشیروان کی قلمرو مین اضافہ ہوئے ۔

۱۹ ۔ ابو حنیفہ دینوری نے لکھا ہے کہ نوشیروان کے بعد رفع شر نوشن زاد[ا] کے ہندوستان مین فوج بہیجی تہی وہ سرانديپ تک فتح کرتی ہوئی چلی گئی اور ہندوستان کے راجاؤن[ب] نے نوشیروان کی اطاعت قبول کی ۔

۲۰ ۔ نوشیروان اگرچہ زردشت کا مذہب رکھتا تہا مگر متعصب نہ تہا یہانتک کہ ہر مذہب اور ہر ملک کے لوگون کے ساتھ بے تکلف ملتا تہا اور ان کی باتین سنتا تہا اوس کی مصاحبت مین ہمیشہ حکیم پنڈت نجومی اور دانا لوگ رہتے تھے جن مین حکیم بزرجمہر ایسا عالم اور فاضل تہا کہ مثل اوس کے اتبک کوئی عاقل اور دانا پیدا نہین ہوا ہے وہ جمیع فنون حکمت مین دستگاہ کافی رکہتا تہا خصوص طب اور نجوم مین اور تعبیر خواب کا علم تو اسکو

[ا] اکثر تواریخ مین لکھا ہے کہ نوشن زاد کی اولاد ہندوستان مین آکر پناہ گزین ہوئی تہی اور اوس سے اودے پور کے رانہ پیدا ہوئے مگر یہ بات میرے خیال مین نہین آتی کیونکہ اگر ایسا ہی ہوا ہوتا تو کل فارسی لوگ جو اتبک ہندوستان مین ہین ہندوؤن مین ملجاتے اسقدر مغایرت جو اون دونون مین ہے نہین رہتی بعض یون کہتے ہین کہ نوشیروان کی ایک دختر ہندوستان کے راجہ کو بیاہی تہی جو قیصر روم کی بیٹی سے تہی اور اوسے اودے پور والے اوس کی نسل سے ہین لبساط الغنایم ۔ تاڈ راجستہان ۔ ماثر الامرا ۔

[ب] ناسخ التواریخ مین لکھا ہے کہ نوشیروان نے عمرو بن ہند والی حیرہ اور شیروی بہرام کو پرتاب چند والی ہندوستان کے مطیع کرنے کا حکم دیا چنانچہ عمرو تو دریا کے راستہ سے سرانديپ مین آیا اور اوس حصہ ملک کو لے لیا اور شیروی بہرام کشمیر و پنجاب وغیرہ کی راہ سے ہندوستان مین داخل ہوا پرتاب چند نے دو طرف سے ملک کو

ایسا تہا کہ یہ سب عروج اور فروغ اوس کو اوسی کی وجہ سے ہوا تہا مختصر بیان اوسکا یہ ہے ۔

۲۱ - ایک رات نوشیروان نے یہ خواب دیکہا کہ اوس کے محل مین ایک سور آتا ہے اور اس کے پیالہ سے شراب پیتا ہے جب اوس کی تعبیر کسی موبد سے بیان ہو سکی تو نوشیروان نے بہت سے موبدون کو دو دو ہزار درم دیکر بدین حکم اطراف عالم مین روانہ کیا کہ جو اس خواب کی تعبیر معلوم کر کے آئیگا مین اوس کو اور بھی بہت کچہ دونگا۔ ان مین سے ایک موبد شہر مرو مین گیا اور ایک موبد کو دیکہا کہ لڑکون کو اُستا[۱] اور زند کا سبق پڑہا رہا ہے اوس نے اوس سے پادشاہ کے خواب کی تعبیر پوچھی اوس نے کہا کہ مین تو بجز اس کے اور کچہ نہین جانتا کہ ان لڑکون کو زند کا سبق پڑہا دیتا ہون مگر بزرجمہر[۲] جو اون طالبعلمون مین تہا خواب سنکر بول اوٹھا کہ مین اسکی تعبیر کہہ سکتا ہون لیکن پادشاہ کے مواجہہ مین کہونگا موبد نے اوس کو زادراہ دیکر ہمراہ لیا راستہ مین ایک ندی ملی جسکے

آمد دیکہہ کر ہزار من عود ہندی اور خضاب ہندی جس سے بالون کی جڑ ایسی سیاہ ہو جاتی تہی کہ پہر سفید نہین ہوتی تہی - اور سانپ کے چمڑہ کا ایک فرش جسپر سو آدمی بیٹہ سکتے تھے اور ایک مرصع جام سرخ یاقوت کا جسکے دایرہ کا قطر ایک بالشت[؟] شبر تہا اور ایک لونڈی جو سات شبر لمبی تہی یعنے بالشت اور جس کے پلک گالون پر پڑتے تھے نوشیروان کے پاس بہیکر آیندہ کیلیے ہر سال دو پچاس ہاتھی اور دو لاکہ چوب ساج دینے کا اور ساحل دریا عمان کے اون علاقہ جات کا جو بہرام گور نے ایران مین شامل کر لیے تھے چہوڑ دینے کا وعدہ کیا۔

[۱] آستا اور زند فارسیون کی دو مذہبی کتابین ہین جن کو وہ آسمانی اور الہامی کتب تصور کرتے ہین - زند اصل کتاب اور اوستا اوسکی شرح ہے [۲] ناسخ التواریخ مین لکہا ہے کہ بزرجمہر سوخرا کا بیٹا تہا جسکی نسل طوس بن نوذر سے ملتی تہی اور نیز یہ سوخرا قباد کے وقت مین بڑا امیر تہا اور بزرجمہر بہی اوایل مین چند سال نوشیروان کا وزیر رہا اور پہر بہبود وزیر کی عداوت سے یہ منصب چہوڑ کر مرو مین چلا گیا اور وہان اوس کو پادشاہ کے خواب کی تعبیر کہکر پہر وزیر ہونے کا موقع ملا۔

کنارہ درختون کا سایہ اور ایک اچھی فضا تھی بزرجمہر گھوڑے سے اوتر کر وہان سو گیا کچھہ دیر بعد ایک سانپ آیا اور بزرجمہر کا پاؤن چوم کر درخت پر چڑھ گیا یہ ماجرا دیکھہ کر موبد کو بڑا تعجب ہوا اور اوس نے پادشاہ کے پاس جاکر سارا حال بیان کیا پادشاہ نے بزرجمہر کو روبرو بلواکر خواب کی تعبیر پوچھی اوسنے عرض کیا کہ آپ کے محل مین ایک جوان آدمی زنانہ لباس مین رہتا ہے نوشیروان اوسی وقت حرم سرا مین گیا اور اوس نے ایک ایک عورت کو برہنہ کر کے دیکھا تو ایک حجرہ مین جہان ستر عورتین تھین ایک جوان مرد نکلا یہ شخص والی چاچ کا غلام تھا جو ہمیشہ اوسکی دختر منکوحہ نوشیروان کے ساتھہ رہتا تھا نوشیروان نے اوس سے پوچھا کہ یہ کون ہے اوس نے کہا کہ میرا بھائی ہے پادشاہ نے فرمایا بھائی ہے تو تو نے اس کو زنانہ لباس مین کیون چھپایا ہے اوس نے جواب دیا کہ پادشاہ کے خوف سے مگر پادشاہ نے یہ عذر قبول نہ کیا اور دونو کو مرواڈالا اس تعبیر کے صادق ہونے سے بزرجمہر کے علم اور حکمت کا اثر نوشیروان کے دل مین یہان تک ہوا کہ اوسنے فوراً اوسکو اپنے وزیرون اور حکیمون کا افسر کر دیا اور اوس کی رائے اور تدبیرون کی یہان تک قدر کی کہ کوئی کام بغیر اوسکے صلاح کے نہین کرتا تہا اور اوسکی درگاہ کے سب حکیم اور موبد بزرجمہر کی ایسی عزت کرتے تھے کہ جیسے کوئی اپنے اوستاد کی کرتا ہے۔

۲۲۔ اس عرصہ مین خاقان[1] چین کا تحفہ جو اوس نے نوشیروان کو بھیجا تھا توران کے بادشاہ غاتفر نامی نے کہ جسکا پایہ تخت اوسوقت شہر ہتیال تھا لوٹ لیا اور اوس کے آدمیون کو مارڈالا خاقان جسکی عملداری دریاے جیحون تک تھی یہ خبر سنکر ہتیال پر چڑھ آیا اور غاتفر کو شکست دیکر اوس نے شہر چاچ[2] مین چھاونی ڈالی اور اپنے زور کے گھمنڈ اور فتح مندی

[1] ناسخ التواریخ مین خاقان کا نام سوسندی لکھا ہے [2] چاچ کی کمان اگلے زمانہ مین مشہور تھی [3] گرگان کو اب جرجان اور جرجانیہ بھی کہتے ہین۔

کی خوشی مین ایران پر لشکرکشی کا ارادہ کیا نوشیروان سنے جو یہ ماجرا سُنا تو اوس کو تحمل کی تاب نہ تہی فوراً لشکر جمع کر کے خاقان کے مقابلہ کو روانہ ہوا جب گرگان مین پہونچا تو فغفور نے اوس کی اور اوس کی کمکی فوج کے رعب سے بو برو ع روم ۔ بتند گیلان اور بلوچستان سے آئی تھی ڈر کر صلح کے باب مین خریطہ لکہا جسکا مضمون یہ تہا کہ مین تو غاتقر کو اوسکی زیادتی کی سزا دینے کو آیا تہا جو اوس نے میرے ایلچیون پر کی تھی جن کو مینے آپکے پاس مع تحایف بہیجا تہا ۔ غرضکہ نوشیروان نے بھی صلح منظور کی اور خاقان کے ایلچیون کو فایز المرام رخصت کیا خاقان نے جو اون کی زبانی نوشیروان کے جاہ و حشم اور اوس کے فروشکوہ کا احوال سنا تو ایسے زبردست پادشاہ کی قرابت کو غنیمت سمجھ کر اپنی دختر اوس کے لئے بہیجی اور توران سے کوچ کر کے چین کو چلا گیا نوشیروان نے اُس لطیفہ غیبی کی بہت خوشی کی کہ خاقان چین کی دختر بھی اوس کے عقد مین آگئی اور کل ترکستان بھی اوس کا مطیع ہو گیا ۔

۲۳ ۔ ناسخ التواریخ مین یہ حال یون لکھا ہے کہ ہیاطلہ (ہتیال) کا پادشاہ اخسران تہا اوس کے اور نوشیروان کے درمیان موروثی عداوت چلی آتی تھی کیونکہ نوشیروان کے دادا فیروز کو ہیاطلہ کے پادشاہ خوشنواز نے لڑائی مین مار ڈالا تہا جب خاقان چین کا تحفہ ہیاطلہ کی راہ سے ایران کو جانے لگا تو اخسران نے ان دونون شاہنشاہون مین اتحاد ہو جانیکا نتیجہ اپنے حق مین برا دیکھ کر اوس کو لوٹ لینا چاہا یہ خبر سنکر خاقان چڑہ آیا اور اُس نے اخسران کے سپہ سالار غاتقر کو جو بخارا مین مقابلہ کے لئے گیا تہا بھگا دیا اور ایران کے فتح کرنے کے خیال سے شہر سغد مین قیام کیا مگر بزرگان چین نے اوس کو نوشیروان کے دبدبہ سے ڈرایا تب اوس نے اشیاے مفصلہ ذیل نوشیروان کی خدمت مین بہیجکر عذر کیا ۔

(۱) سونے کا ایک مرصع سوار جسکے گھوڑے کی آنکھین سرخ یاقوت کی تہین ۔

(۲) ایک تلوار جواہرات کے مرصع میان کی

(۳) زمرد کا تخت

(۴) لاجورد سے چھپا ہوا حریر

(۵) نوشیروان کی تصویر مع تاج جلوا ور محل کے زر سے بنی ہوئی

(۶) ایک چھوکری جو اپنے سر کے لمبے لمبے بالون مین چھپ جاتی تھی[۱]

یہ تحایف نوشیروان کے پاس گرگان مین پہونچے اور اوس نے اپنی اور اپنی فوج کی مشتاق فنون جنگ خاقان کے ایلچیون کو دکہلاکر خاقان کو خط لکھا کہ تو نے جو ہیاطلہ پر فتح پانیکا حال لکھا ہے سو خوب ہوا کہ وہ لوگ اپنی سزا کو پہونچے دویم جو تو نے اپنے خزانہ اور لشکر کا حال لکھا تو شاید تو ہمارے ملک اور لشکر سے ناواقف ہی حبکا حال تجکو اب معلوم ہو جائیگا سویم یہ لکھا کہ ہم سے خویشی کرنے کا ارادہ ہے مگر جس شخص کا ایسا ارادہ ہوتا ہے وہ اپنی فوج اور ملک کا ذکر بہت کم کرتا ہے حب یہ تحریر خاقان کے پاس پہونچی اور اوس کے سفیرون نے نوشیروان کی جنگی طاقت کا حال بیان کیا کہ آج کوئی اوسکا مقابل نہین ہے تو خاقان نے اپنی دختر کا پیغام بہیجا نوشیروان نے مہران اوستاد کو خاقان کے پاس اس کام کی لئے روانہ کیا اوس نے خاقان کی بیٹیون مین سے قاقم کو پسند کیا جس کا نسب مان کی طرف سے بھی بادشاہون مین ملتا تہا خاقان[۲] نے ایک سو اونٹ دیبائے چینی کے اور

[۱] سرجان مالکم رائے ہندا اور خاقان چین کے تحایف کو بہت مبالغہ آمیز بتاتے ہین اور کہتے ہین کہ میرخوانہ اور دوسرے ایرانی مورخ ان مبالغہ آمیز حالات کو بہت خوشی سے بیان کرتے ہین - ۱۲ مولف

[۲] نوشیروان کا جانشین بیٹا بقول ناسخ التواریخ اس لڑکی سے تہا اور عماد السعادات مین لکھا ہے کہ وہ ایک ایک شریف فارسی کی دختر سے پیدا ہوا تھا - ۱۲

[۳] واضح ہو کہ جیسے چین کی تواریخ مین رستم کے جانے اور خاقان چین کو شکست دینے اور مہراسپ کے چین سے خراج لینے اور سکندر کے غالب ہونے اور مثل اس کے اور سلاطین ایران کی فتح یابیون کا ذکر نہین ہے ویسے ہی نوشیروان اور خاقان چین مین بگاڑ اور صلح ہونے کا ذکر کہین نہین آیا البتہ لکھا ہے کہ نوشیروان نے

اور تین سو کنیزک بطور جہیز دے کر لڑکی کو ایک جواہر کے تخت پر جو تمام آراستہ ایک سو آدمیون
کے کاندہے پر چلا آتا تھا روانہ کیا بزرگان ایران پیشوائے کر کے نچہاور ین کرتے ہوئے
اوس کو نوشیروان کے پاس لیگئے بعدہ ایک طرف سے نوشیروان نے اور دوسری طرف سے خاقان

جیحون کے پار اوتر کر فرغانہ تک قبضہ کر لیا تہا اور تاتار کی ایک بڑے گروہ کی آزادی ختم کر دی تھی چمبس کار کرن جیسے چینی تاریخون کی خوب چہان بین کی ہے کہتا ہے کہ چین کا لفظ جہان شاہ نامہ یا عجمی تاریخون مین ملے تو اسکو چین اور ختا نہ سمجہین بلکہ اون ملکون کو تصور کرین جو ترکستان کے مشرق اور گوشہ شمال و مشرق مین ختا کی سرحد پہ واقع ہین جہان تاتار کی قومین رہتی تہین چونکہ یہ قومین ہمیشہ ایران پر حملہ کرتی تہین اسلئے ایرانی پادشاہون کا اون سے مقابلہ و مجادلہ ہاکتا تہا اور جب کوئی بڑا سردار یہان کا اون کے پنجہ مین گرفتار ہوتا تہا تو اوس کو خاقان چین کہکر اوس ماجرے کو لکھتے تہے اسیطرح سکندر بادشاہ کے حملہ کو جو اوس نے ترکستان کے پادشاہ قپچناقی پر کیا تہا۔ فارسی مورخ خاقان چین سے منسوب کرتے ہین حالانکہ سکندر ترکستان سے آگے نہین بڑہا تہا یونانی مورخ اس پر اتفاق رکھتے ہین اس صورت مین نوشیروان کی تواریخ مین خاقان چین کی جگہ یہہ سمجہنا چاہیے کہ وہ کوئی سردار قوم تاتار کا تہا جو اوسوقت ختا اور ترکستان کے درمیان رہتی تھی دوسرے خاقان لقب تاتار اور ترکون کے پادشاہون کا تہا جو قاآن کا معرب معلوم ہوتا ہے نہ چین اور ختا کے فرمانروا ؤن کا جو بخطاب فغفور ملقب ہین چین کی تواریخ مین کہین اون کو خاقان کر کے نہین لکھا ہے فغفور اصل مین بغپور ہے یعنے خدا کا بیٹا۔ چونکہ واسطے رفع نگرانی شائقین اخبار پیشینہ کے نوشیروان کے ہمعصر فغفورون کی مختصر تاریخ لکھنا ضرور ہے تاکہ اون کا رہا سہا شک اور شبہہ بہی جاتا رہے اس لئے جاننا چاہیئے کہ جب نوشیروان تخت ایران پر بیٹہا تہا اوسوقت ملک ختا دو حصون مین منقسم تہا جو شمالی اور جنوبی کہلاتے تھے شمالی حصہ مین قوم تاتار حکومت کرتی تہی جو عرصہ قلیل سے قابض ہوگئی تھی ان لوگون اور ایران کے پادشاہون مین اکثر اوقات خط و کتابت رہتی تہی دوسرا حصہ اصلی مالکون کے تخت مین تہا جو فغفور کہلاتے تھے۔ اور عجب نہین کہ شمالی حصہ کے پادشاہ خاقان کا لقب رکھتے ہون مگر اون کی تواریخ مین بہی کوئی واقعہ متعلق لشکر کشی نوشیروان کے نہین پایا جاتا اور جنوبی حصہ مین اتنے فغفور نوشیروان کے معاصر ہوئے۔ اول ۔ ڈی انگ

نے ہیاطلہ پر حملہ کیا وہان والون نے متواتر شکستین کہائین اور غاتقر نے اخسران کو قید کر کے نوشیروان کے پاس بہیجدیا اور فغانی نام کو جو بہرام گور کی نسل سے تہا وہان حاکم کیا اس فتح وظفر اور تغیر و تبدل سے ہیاطلہ اور طخارستان اور ترکستان کا ملک نوشیروان کے قبضہ مین آگیا اور اینال باقوی خان ملک ترکستان نے چار ہزار نافے مشک کی اور ایک سو سنہری جوشن تبت کے بہیج کر اظہار عقیدت کیا پہر شاہنشاہ گرگان سے کوچ کر کے ممالک محروسہ مین دورہ کرتا ہوا آذر آبادگان مین پہونچا اور وہان کے مشہور آتشکدہ اور قیصر روم کے بہیجے ہوئے سہ سالہ خراج کو دیکہکر مداین مین آگیا۔ کہتے ہین کہ اس دورہ مین اوس نے تمام ملک سرسبز اور آباد پایا اور کہین ظلم و ستم اور ویرانی کا نشان نہین دیکہا ایران کے مورخ اس آسایش اور ترقی کو اوس کی عدالت اور نیک نیتی سے منسوب کرتے ہین۔

اوٹی جو ۵۰۲ء مین تخت نشین ہوا تہا اور ۵۴۹ء مین مرگیا لکہا ہے کہ اُسکے عہد مین۔ ایران کا سفیر معہ تحفے کے آیا تہا جو کہ ایران کے بادشاہ کا نام نہین لکہا ہے اس لئے قطعی نہین کہہ سکتے کہ وہ سفیر قباد کا تہا یا نوشیروان کا۔ دوئم کین وانگ ٹی۔ سوئم ین لی جو ۵۵۵ء مین فغفور ہوا چہارم کین ٹی پنجم شن بہ کین ٹی کا وزیر اعظم تہا مگر ۵۵۸ء مین اوس کو معزول کر کے تخت فغفوری پہ بیٹہ گیا ششم ین ٹی۔ ولگد جو ۵۵۹ء مین وسادہ آرا ہوا ہفتم پی شن ہشتم چین ین ہنم تی ین ٹی جو نوشیروان کی وفات سے تین برس بعد ۵۸۲ء تک زندہ رہا نہین معلوم مولف ناسخ التواریخ نے انمین سے کسکو سوسندی لکہا ہے اور یہ بات کسقدر عجیب و غریب ہے کہ نوشیروان کے جیتے جی فغفوروں کی نو لشتین گذر گئین اور بڑے بڑے انقلاب رونما ہوئے مگر اون کی تواریخ مین بجز آمد سفیر ایران کے اور کوئی ایسا واقعہ نہین کہ جس سے عجمی مورخون کی تحریر متعلقہ چین کی تصدیق ہو پس اس بارہ مین جیمس کارکرن کی رائے تسلیم کرنے کے سوا اور کوئی چارہ معلوم نہین ہوتا ہے۔

۲۴-نوشیروان کی تاریخ مین یہہ بھی لکھا ہے کہ ہندوستان کے پادشاہ نے جس کا
پایہ تخت قنوج تہا نوشیروان کے پاس شطرنج بہیجی اور یہ درخواست کی کہ آپکے
معبدون سے جو کوئی اس کھیل مین بازی لے جائیگا تو مین بدستور خراج بہیجا کرونگا
ورنہ آپ سے جزیہ لونگا نوشیروان نے ایلچی سے کہا کہ اس کا جواب سات روز
بعد دینگے اس میعاد مین ایران کے سب عقلمندون نے ایک خاص مکان مین
جمع ہوکر شطرنج مین بہت ہی کچھہ فکر کی مگر کچھہ عقدہ نہین کھلا تب بزرجمہر شطرنج کو اپنے
گہر لے گیا اور ایک دن اور ایک رات کے خوض مین مہرون کے اعتبار پر اون
کی چالین معلوم کیکے پادشاہ کے پاس گیا اور اوس کو اس مژدہ سے مسرت اندوز
کیا بعضے یون کہتے ہین کہ جب شطرنج کی کوئی چال کسی کے خیال مین نہ آئی - تو
بزرجمہر نے پادشاہ ہند کے ایلچی سے کہا کہ اچہا تم ایک بازی کہیل کر ہم کو مہرون کی
چال بتاؤ ایلچی نے یہہ سمجھہ کر کہ شطرنج ایسی سہل نہین ہے کہ ایک دفعہ کے بتانے مین
آجائے گی اوس کے ساتھ کھیلنا شروع کیا بزرجمہر نے اوس کی پیروی اختیار
کی کہ جو چال وہ چلتا تہا وہی یہ چلتا تہا آخر بازی کے تمام ہونے پر برد ہوئی اور
بزرجمہر نے اوس کی چالون اور مات کرنے کی ترکیب کو بخوبی سمجھہ لیا - چنانچہ
دوسری ہی بازی مین اوس کو مات کیا پادشاہ یہ تماشا دیکھہ کر بہت خوش ہوا اور
بزرجمہر کو اس قدر مال اور متاع دیا کہ جو اوس کے توقع سے زیادہ تہا اور شطرنج کو
نہایت پسند کیا تب بزرجمہر نے شطرنج کی تقلید پر تختہ نرد بنایا اور پادشاہ کی طرف
سے والی ہند کے پاس لے گیا اور اوس کے دربار مین باریاب ہوکر بولا کہ پادشاہ
نے دو ہزار اونٹ محمولہ نقد و جنس بہیج کر یہ پیغام دیا ہے کہ جو تم اس تختہ نرد کی
چال نکالو گے تو یہ منصب سلطان تمہاری نذر ہے ورنہ اسی قدر اور تم کو دینا پڑیگا
کہتے ہین کہ پادشاہ ہند اور اوس کے منجمون نے اوس تختہ مین بہت عقل دوڑائی

مگر جبکہ نہ کر سکے اور اس قابلی مین دوسو اونٹ محمولہ نفائس معہ یکسالہ خراج پیشگی نوشیروان کے پاس بہیجنے پڑے۔

۲۵ کتاب کلیلہ دمنہ بہی اوسی وقت مین ہند سے ایران کو گئی ہے اس کا حال اس طرح پر ہے کہ نوشیروان کے دربار مین ایک طبیب تہا جسکو برزوی برزشک کہتے تہے ایک دن اوس نے نوشیروان سے کہا کہ مینے ہندون کی تواریخ مین دیکہا ہے کہ ہندوستان کے پہاڑون مین ایک چمکنے والی گہانس ہوتی ہے جس سے مردہ جی اوٹہتا ہے اگر حکم ہو تو مین وہان جاکر اوس گہاس کو تلاش کرون نوشیروان نے اوس کو ایک خریطہ اور تین سو اونٹ محمولہ تحایف ایران حوالہ کر کے رخصت کیا وہ قنوج مین آیا اور پادشاہ ہند[۱] کو خریطہ دیکر وہ تحایف پیش کئے اور اپنے آنے کا سبب بیان کیا پادشاہ نے اپنے معتمدون کو اوس کے ہمراہ کر دیا وہ اُن کو ساتھ لیکر کوہستان مین گیا اور وہان کے نباتات کا پتا پتا دیکہ مارا کہین اوس دوا کا پتہ نہین لگا تب وہ بیدل ہو کر کہنے لگا کہ اگلے لوگ عجب جہوٹے تہے جنہون نے تواریخ مین ایک فرضی دوا کی تعریف لکہ کر مجہ کو ناحق دق کیا اور اب مین اپنے بادشاہ سے اسقدر شرمندہ ہون کہ "نہ روے رفتن نہ رای ماندن" یہ سنکر ہمراہی پنڈتون نے

۱ جیسے یہ بات خیال مین نہین آتی کہ شطرنج کو دیکہے اور سیکہے بغیر کوئی کہیل کے ویسے ہی تختہ نرد کہین نہ سکے اور اگر یہ بات سچ ہے کہ تختہ نرد کو بزرجمہر نے شطرنج کے جواب مین نکالا ہے تو اُس سے کوئی بڑی دانائی اوسکی ثابت نہین ہوتی کیونکہ اوس کو تو یہ چاہئے تہا کہ وہ کوئی کہیل شطرنج سے بڑہ کر عجیب نکالتا شطرنج کے آگے تختہ نرد کی کچہ بہی حقیقت نہین ہے اور نہ اوس نے شطرنج کے برابر شہرت اور قبولیت پائی تختہ نرد کا کہیل ہندوستان مین اکثر کشمیری لوگ کہیلا کرتے ہین۔

[۱] اکثر کتب تواریخ فارسی مین پادشاہ ہند کا نام پرتاب چند لکہا ہے اور فرشتہ اوس کے اوپر لفظ سیسودیہ اور بڑہاتا ہے سیسودیہ کے لقب سے تمام ہندوستان مین صرف ایک ہی خاندان راجپوتوں کا ہے

کہا کہ ہمارے یہان ایک پرانا آدمی ہے جو اگلے حالات کو بخوبی جانتا ہے تم اوس کے پاس چلو وہ تمہاری مشکل آسان کر دیگا بزرجمہر اوس کے پاس گیا اور بولا کہ مین ایران سے اوس دوا کی تلاش کو آیا تہا کہ جس سے مردہ زندہ ہو جاتا ہے اور وہ باوجود تلاش عظیم کے مجھکو میسر نہین ہوئی معلوم نہین کہ اگلے لوگون نے کیا سمجھ کر ایسا لکھا ہی اوس نے کہا کہ اس بات کا مطلب یہ نہین ہے کہ جو تم سمجھے ہو بلکہ یہان پہاڑ سے مراد عقل ہے اور گہاس سے مراد عقل کی بات ہے اور مردہ سے مقصود جاہل جس کے حق مین عقل مثل جان کے ہے اور جاہل کو عقل ایک کتاب سے آسکتی ہی جو بنام کلیلہ ؤ دمنہ پادشاہ کے خزانہ مین ہے۔

تم جو مردہ کو زندہ کرنے والی گہاس ڈہونڈتے پھرتے ہو وہ یہی کتاب ہی۔ بزرو یہ سن کر پادشاہ کے پاس گیا اور اُس سے کلیلہ دمنہ کی درخواست کی پادشاہ نے فرمایا کہ یہ ایسی چیز ہے کہ آج تک کسی کو نہین دکہلائی گئی ہے مگر چونکہ نوشیروان کی خاطر عزیز ہے اس لئے تم کو دکہلا دین گے لیکن تم اس کو نہین دیکہہ لینا بزرو کا حافظہ ایسا قوی تہا کہ وہ دن بہر مین جسقدر مضمون اوس کتاب کا ہند کے وزیر سے سنتا تہا

جیپا الفیل راجہ میواڑ مین حکمران ہے اور یہ لقب اوس کا بہت پرانا نہین ہے اور نہ اوسکا راج کبہی قنوج مین ہوا ہے نوشیروان کے زمانہ سے تقریباً سات سو برس بعد میواڑ کے اول راجپت کے موضع سیسودیہ مین رہنے سے سیسودیہ خطاب اوس کی اولاد کا ہوا ہے بایں ہمہ اگر کوئی راجہ قنوج کا ہوگا تو وہ دوسری قوم سے ہوگا اوسکا خطاب سیسودیہ پچھلے مورخون نے ناواقفی سے لکہدیا ہے مگر قنوج کے قدیم راجون کے کتبہ جات سے راجہ یہ پایا کہ یہ دہن نوشیروان کا ہمعصر معلوم ہوتا ہے جسکا زمانہ کرنیل کننگ ہام صاحب ۵۰۵ء سے ۵۳۰ء تک قایم کرتے ہین دیکھو ایشیاٹک سوسٹیٹی کا جرنل نمبر ۳ ۱۸۶۵ع ؁ صحیح نام کرتک دمنک ہے۔

بات کو وہ سب زبان دسی مین لکھکر غبنہ نوشیروان کے پاس بہیجدیتا تہا اس ترکیب سے اوس نے سب کتاب کا ترجمہ نوشیروان کے پاس بہیجدیا نوشیروان اوس کو دیکھکر بدرجہ غایت خوش ہوا اور اوس نے بزرو کو اوسکی درخواست کے موافق انعام دیکر اوس کتاب کو بزرجمہر سے پہلوی زبان مین لکھوایا بعدہٗ اوس کا ترجمہ عربی مین ہوا پہر فارسی مین لکھی گئی پہر رودکے شاعر نے اوس کو نظم کیا بعدازان اور بہت ترجمے اوس کے مختلف زبانون مین ہوئے چنانچہ اب اوسکی ہیئت اس قدر بدل گئی ہے کہ یہ نہین معلوم ہوتا کہ کسی ہندی کتاب کا ترجمہ ہے

بزرجمہر کا زوال اور پہر اوس کا عروج

۲۶ - دنیا مین یہ رسم قدیم سے چلی آتی ہے کہ ہمیشہ کبہی کی نہین بنی رہتی ہے کمال کو آخر زوال ہوتا ہے مطابق اس کے بزرجمہر کا حال ہوا کہ ایک دم مین مسند اقبال سے گرکر بند نکال مین گرفتار ہوگیا تشریح اوس کی یہ ہے کہ وہ ایک دن بادشاہ کے ہمراہ شکار کو گیا تہا اور جب بادشاہ دوڑ دہوپ کی تکلیف سے تہک کر ایک ندی کے کنارہ پہ درختون کے سایہ مین سوگیا تو بزرجمہر اوس کے سرہانے بیٹہا تہا کہ کچہہ دیر بعد ایک مرغ آیا اور بادشاہ کے جوشن کے موتیون کو چگ کر اوڑ گیا یہ جوشن اوس کے بازو سے نکل کر زمین پر پڑا ہوا تہا بزرجمہر یہ ماجرا دیکہکر بہت حیران ہوا اتنے مین نوشیروان اوٹھ بیٹہا اور جوشن کا حال پوچہنے لگا مگر بزرجمہر خوف کے مارے کچہہ جواب نہ دے سکا تب بادشاہ نے اوس کو چور سمجہکر قید کردیا بزرجمہر نے قید مین ایسا صدمہ اوٹہایا کہ اوس کی آنکہین اندہی ہوگئین اور ایک عرصہ تک وہان پڑا رہا جب اوس کی تقدیر پلٹی تو قیصر روم کا ایلچی ایک مقفل صندوق لیکر آیا اور نوشیروان سے بولا کہ آپ کے ہان دنیا بہ

سے کہ عقلمند سوچ دیں لیکن جو اس مقفل صندوق کی چیز نہیں بتلائی گئی تو قیصر آئندہ آپ کو خراج نہیں دے سکیگا۔ نوشیروان نے ایک ہفتہ کی مہلت لیکر اپنے موبدوں سے کہا کہ علم کے زور سے معلوم کرو کہ اس میں کیا ہے مگر یہ بات کسی سے نہیں بتائی گئی تو نوشیروان نے بزرجمہر کو بلایا۔ اور جب وہ زندان سے روانہ ہوا تو اسنے ایک ہمراہی سے بولا کہ جو کوئی میرے سامنے آوے تو مجھ سے کہدینا اول ایک عورت ملی جس سے بزرجمہر نے پوچھوایا کہ تیرے خاوند ہے یا نہیں اوس نے کہا کہ خاوند بھی ہے ایک لڑکا بھی ہے دوسری مرتبہ پھر ایک عورت سامنے آئی جسکا شوہر تو تھا مگر کوئی بچہ نہیں تھا تیسری دفعہ بھی عورت ہی ملی جو کنواری تھی بزرجمہر ان شگونوں کو دیکھ کر بادشاہ کے پاس گیا اور سامنے روم کے ایلچی سے وہ صندوق اوٹھا کر بن دیکھے پوچھا کہ بتاؤ اسمیں کیا ہے اوس نے بیساختہ کہدیا کہ اسمیں تین موتی ہیں بجانب اوسکے ایک سے اون ایک نیم سفتہ اور تیسرا ناسفتہ نوشیروان نے جو اوس کو کھولا تو ہو بہو ویسے ہی تینوں موتی نکلے یہ تماشا دیکھکر سب محفل دنگ ہوگئی اور ایلچی نے بزرجمہر کی رسائی عقل پر بہت آفرین کی۔

۲۷۔ کچھ عرصہ کے بعد قیصر مرگیا نوشیروان نے اوس کا بہت غم کیا اور اسکے بیٹے کو تعزیت کا خط لکھا چونکہ اوسمیں قیصر کا القاب درجہ مساوی سے کچھ کم تھا اس لئے اوس نے بہت برا مانا اور خط کو ایک طرف پھینک دیا اور ایلچی کی بھی کچھ خاطر نہ کی اس نہایت بیقدری سے نوشیروان بہت چڑا اور بدلا لینے کو شامی مقبوضات کے مدائن سے روانہ ہوا شہر حلب اور قلعہ سفیلا پر قبضہ کیا وہاں قیصر سے لڑائی ہوئی گو نوشیروان کو فتح نہ ہوئی اور بہت نقصان اٹھانا پڑا مگر پھر بھی اوسکی قوت میں فرق نہ آیا اپنے لشکر کو لیکر خندق کھود کر بیٹھ گئے خرمہ نے نوشیروان سے عرض کیا کہ خدا

سے اس قیصر کا نام جسٹن ثانی دوم تھا جو ۵۶۵ء میں تخت نشین ہوا تھا۔

بہت کم رہ گیا ہے پادشاہ نے بزرجمہر کو حکم دیا کہ ماژندران کے خزانہ سے روپیہ منگوائے بزرجمہر بولا کہ ماژندان یہان سے بہت دور ہے اگر حکم ہو تو قرب وجوار کے شہرون مین سے قرض لے لین پادشاہ نے کہا لے لو وہان سے قریب ایک شہر تہا بزرجمہر نے اپنے معتمدون کو روانہ کیا جب وہان پہونچکر قرض کے باب مین سوداگرون سے گفتگو کرنے لگے تو ایک موچی نے پوچہا کہ کتنے درم لو گے اونہون نے کہا کہ چالیس لاکہ اوس نے کہا مین دونگا اور گہر لیجا کر چالیس لاکہ درم تول دیئے اور یہ درخواست کی کہ میرا لڑکا پڑہا لکہا ہے پادشاہ اوس کو اپنے دربار مین کوئی عہدہ بخشے تو مین خاوندی ہے جب خزانہ پادشاہ کے پاس پہونچا تو اوس نے خدا کا شکر ادا کیا کہ میرے عہد مین ایسی آسودگی ہے کہ ادنے موچی نے مجکو چالیس لاکہ درم قرض دیئے ہین اوس کو ایک لاکہ درم انعام دیدو گا مگر جب یہ سنا کہ وہ اپنے بیٹے کے لئے ایسی درخواست کرتا ہے تو بہت خفا ہوا اور اوس کے سب درم واپس کر دیئے اور کہا کہ جب موچیون کے بیٹے ہمارے عہدہ دار ہون گے تو اشراف لوگ کیا اون کی جوتیان سیدہی کرین گے مین کبھی ایسا نہین کرون گا بعد اس جملہ معترضہ کے یہ بیان ہے کہ نوشیروان کی آمد سے روم مین ہلچل پڑگئی اور چالیس[1] نامور سردار روم کے تیس تیس ہزار دینار لیکر نوشیروان کے پاس آئے اور انہون نے قیصر کی ناتجربہکاری کا عذر کرکے بدستور خراج دینے کا وعدہ کیا اور علاوہ اس کے دیبائے رومی کے ہزار تہان اور دس چرم گاؤ مملو دینار اور دیبا کئے نوشیروان ایک سردار کو واسطے ایصال اشیاء مذکور کے وہان چہوڑکر مداین مین آگیا۔

۲۰ - اس عہد مین یمن کا پادشاہ مسروق تہا اوس کے ظلمون کی شکایت نوشیروان

---

[1] مولف ناسخ التواریخ نے اس مہم کو اگلی مہم روم سے پہلے لکہا ہے مگر حساب کیجئے تو یہ مہم فی الحقیقت پچہلی ہے اور فردوسی نے پہلے اوسکو اور پیچہے اسکو لکہا ہے۔ [2] ناسخ التواریخ مین لکہا ہے کہ نوشیروان نے

تک پہونچی نوشیروان نے اوس کو معزول کر کے سیف ذی یزنکو تخت پر بٹھایا جب یمن اسطرح نوشیروان کا مطیع ہوگیا تو اوس نے درمیان کوہستان حبش اور اراضی یمن واقع ساحل بحر کے ایک اور دیوار بنائی۔

۲۹- نوشیروان کے چھہ بیٹے تھے۔ جن مین ہر ایک علم ادب فضل او ر دانائی مین مثل اپنے باپ کے تہا جب نوشیروان کی عمر ۷۴ برس کی ہوئی تو اوس نے اپنے بڑے بیٹے ہرمز کو ولی عہد کیا مگر قبل اس کے کہ اوس کو ولیعہدی کا خلعت ملے پادشاہ کے حکم سے ایک محفل عالمون اور فاضلون کی جمع ہوئی اور اوس نے بزرجمہر کی سرپرستی مین ہرمز کے علم اور عقل کا امتحان لیا جب اوس نے اون کے سوالات کے معقول جواب دیئے تو سب نے متفق اللفظ ہوکر پادشاہ کے روبرو سفارش کی تب اوس کو ولیعہدی کی سند پادشاہ نے اس مضمون سے لکہ دی کہ قباد کے بیٹے نوشیروان کی طرف سے اوس کے نوجوان فرزند ہرمز کو معلوم ہو کہ مینے اپنے چھوٹون بیٹون سے تجہکو دو وجہہ سے ولیعہدی کیواسطے منتخب کیا ہے اول یہ کہ تو سب مین بڑا ہی دوسرے

صلح منظور کرنے کے شرایط کو بزرجمہر کی رائے پر چہوڑ دیا چنانچہ بزرجمہر نے کہا کہ قیصر ہر سال تیس لاکھ دینار اور دو کروڑ درم اور پانسو رمہ یعنی بستہ جامہ رومی کے بہیجا کرے اور خود بہی ہنگام طلب حاضر ہوا کرے۔ اس بات کا عہدنامہ لکہا گیا اور دونون پادشاہون کی مہرین ہو کر دونون اپنے اپنے ملک کو چلے گئے

ہے مین نے ایک انگریزی تاریخ مین جواب میرے پاس موجود نہین ہے ایسا دیکہا تہا کہ نوشیروان یمن کا مغلوب ہوا اور بعد شکست ہاتھی پر چڑھکر ایران کو بہاگا تہا۔

ہ یہ شاہنامہ کی تحریر ہے مگر ناسخ التواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ نوشیروان کے چار بیٹے تھے اور دو بیٹیان۔ بیٹون کے نام یہ ہین۔ ہرمز۔ نوش زاد۔ مرد نوبذاد۔ شیری زاد۔ انوذاند۔ لڑکیون کے نام خود تہنگ اور نیسان تھے۔

یہ کہ امتحان کے وقت تیری فضیلت اور لیاقت موبدون کے نزدیک بخوبی ثابت ہوگئی ہے
میرے باپ نے مجھکو اپنی اسّی برس کی عمر مین ولی عہد کیا تہا اسی طرح اب مین ۴۰ برس
کی عمر مین تجھکو ولی عہد کرتا ہون مجھے یقین ہے کہ میرے بعد تو میرے عدل انصاف کی
کو تازہ رکھیگا اور سوائے راستی وحق پژوہی کے دوسرا شیوہ اختیار نکرےگا
لوشیبات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جو بادشاہ اپنے عدل اور اخلاق سے رعایا کو خوش
رکھتا ہے وہ ہمیشہ شاد رہتا ہے پھر شاہنشاہ نے اپنے تجہیز اور تکفین کے باب
مین وصیت کی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جب مین مر جاؤن تو میرا شکم چاک کر کے بعد
اخراج خون اور امعا کے اوسمین مشک اذفر اور کافور بھر دینا اور میرا مقبرا ایسے
موقع پر تعمیر کرانا جہان کرگس کا گذر نہوا اور وہان میری سپاہ اور میری بارگاہ
کی تصویرین لگوا دینا اور میرے مرنیکے بعد خاندان مین دو مہینے تک کوئی خوشی نکرے
۱۳ ۔ ایک برس بعد اس وصیت کے شہنشاہ نے دنیا کو خیرباد کہا اور اپنی نیکنامی
اور منصفی کا ذخیرہ یادگار چھوڑا اوس سے ایک مہینے بعد یزدجرد نے وفات پائی
اور وہ نیکی اور سعادت کا زمانہ اسطرح گذر گیا یہ واقعہ ۶۰۵ء مطابق ۔۔۔ مین واقع ہوا

نوشیروانکے اوصاف عدل و انصاف

۱۴ ۔ نوشیروان ایشیا کے نیکنام بادشاہون مین سے ہو گذرا ہے اوسکے عدل

تاریخ مالکم مین نوشیروان کی عمر ۸۰ برس کی لکھی ہے ۔ شمشیرخانی مین لکھا ہے کہ نوشیروان کی
قبر کے گرد چہار طرف چار سو طلسم کے بنا کر کھڑے کر دئے تھے جب کوئی آدمی اسکے مقابل آتا
تہا تو وہ فوراً اوس کے اوپر حملہ کرتے تھے بغداد کا خلیفہ مامون رشید جو ۸۱۳ء میں تخت نشین ہوا تہا
ان کی ایک ایسی راہ تبلانے سے اندر گیا کہ اوسپر کسی طرح کا آسیب نہیں آیا وہان جاکر تعجب سے دیکھا
کہ نوشیروان کا لاشہ جڑاؤ تخت پر بیٹھا ہے اور تمام بدن اوس کا درست ہے مگر کپڑے گل گئے ہین

تاریخ مالکم جلد ۱

و اخلاق کے آثار بہت سی کتابون مین پائے جاتے ہین اور لطف یہ ہے کہ غیر قوم
مورخون نے بہی اوس کے نام کو عزت کے ساتھ لکھا ہے پہر دل عزیزی اوس کو انصاف
کرنے سے حاصل ہوئی تہی اور اس نے سلطان عادل خطاب پایا تہا۔
نوشیروان کے عدل و داد اختیار کرنے اور عادل و منصف مشہور ہونے کی سو تین
کتابون مین بہت کچہ لکہی ہین ازان جملہ کچہ یہان بہی درج کیجاتی ہین۔
مثنوی مخزن اسرار وغیرہ مین لکہا ہے کہ نوشیروان پادشاہ ایک دن بزرجمہر وزیر کو
ساتھ لیکر شکار کو گیا رات کو یہ دونون ایک درخت کے تلے بیٹہے تہے اوپر دو الّو بولے
پادشاہ نے پوچہا یہ کیا کہتے ہین عرض کی کہ ایک الّو دوسرے سے کہتا ہے کہ مین اپنی بیٹی
تیرے بیٹے کو بیاہ دون گا دوسرا کہتا ہے کہ بیس اوجڑ گانو جہیز مین دے تو قبول
کرون اوسپر وہ الّو کہتا ہے کہ جو یہی پادشاہ اور وزیر رہے تو سارا ملک ہی اوجڑ
ہو جاے گا پادشاہ یہ سنکر شرمندہ ہوا اور محل مین آکر حکم دیا کہ کل انصاف کیواسطے

خلیفہ نے ایک نئی پوشاک جو مشک وغیرہ سی معطر کی گئی تہی پہنائی اور عادل ہونے کی وجہ سے اوسکی
لاشکی بڑی تعظیم اور تکریم کی اور جو ادہر اودہر دیکہا تو اوسکے زانو کے تلے ایک نوشتہ پایا جس مین یہ لکہا
تہا کہ ایک وقت عرب او عجم کا پادشاہ ہم کو دیکہنے آئیگا جسکی تعظیم ہمارا بیجان جسم نہین کر سکیگا مگر ہم نے
اوسکی تعظیم و تواضع کےلئے دخمہ کی فلان کونے مین خزانہ رکہدیا ہے وہ اوسکو لے لے اور ہم کو معذور رکہے
مامون رشید یہ حال معلوم کر کے وہ خزانہ وہان سے لے آیا۔ ایک کتاب مین یون لکہا ہے کہ ایک دن
مامون کی مجلس مین یہ ذکر ہوا کہ جو پادشاہ منصف ہوتا ہے قبر کی مٹی اوس کے جسم کو خراب و برباد نہین
کرتی ہے مامون نے یہ سنکر کہا کہ نوشیروان بڑا عادل تہا دیکہین اوس کا جسم ثابت ہے یا نہین اور
اسی امتحان کے واسطے وہ نوشیروان کے دخمہ مین گیا تہا۔
سلہ تاریخ مالکم مین لکہا ہے کہ اگر وہ سب حکایتین جو نوشیروان سے نقل ہوئی ہین ذکر کیجاوین تو طوالت
ہو جاوے لیکن حق یہ ہے کہ وہ ایشیا کے بزرگترین پادشاہون مین سے تہا اگر اوس زمانہ اور اوسکی وضع

بیٹھون گا جس کی جو نالش ہو وہ عرضی لکھکر فلان خشک حوض مین ڈالدے صبح ہوتے ہوتی
وہ حوض عرضیون سے بہر گیا تہا پادشاہ نے جو عرضی منگوائی تو اول ہی عرضی ایک
بڑھیا کی آئی جس مین لکھا تہا کہ میرے بیٹے کو ایک شاہزادہ نے طوطی کیواسطے مار ڈالا
ہے پادشاہ نے بعد تحقیقات و ثبوت جرم اوس شاہزادہ کو قتل کروادیا اور کہا کہ اور
انصاف کل کرینگے مگر رات کو ہی سبہون نے اپنی اپنی عرضیان لیجاکر قضیہ فیصل کر لیا
پادشاہ نے پھر اگر عرضیان مانگین تو ایک بھی نہین تھی ۔

اخلاق محسنی مین لکھا ہے کہ نوشیروان ابتدای سلطنت مین ریاست اور سیاست سے
بالکل غافل رہتا تھا ایک دفعہ خراسانی سوداگرون کا بھیس کرکے شہر مین سیر کو نکلا اوس
زمانہ مین ایک مرد دولتمند مہمان نوازی اور مسافر پروری مین دور دور مشہور تھا
نوشیروان کے جی مین آیا کہ آؤ اس شخص کا امتحان کرین پس اوس کے گھر گیا دولتمند نے سوداگر
جانکر پادشاہ کی نہایت تواضع اور مدارات کی اور انگورون کے باغ مین لیجاکر بڑی تکلف
سے کھانا کھلایا بادشاہ اوس کی فروتنی اور حفظ مراتب دیکھکر بہت خوش ہوا اور اوسکے

بالحاظ کیا جاے جس مین کہ نوشیروان تہا تو کسی آدمی کو عادل کا لقب نہین دیا جا سکتا سبب یہ ہے کہ وہ پادشاہ کہ
جس کا حکم ہی ملک کا قانون ہے اور جو حفظ ملک کیواسطے سرکشون کو زیر دست دشمنون کو پامال اور دوست
ملتون کو مغلوب رکھنے کیواسطے مجبور ہے کہ بحکم ضرورت ہزارون ایسے اعمال و افعال کا مرتکب ہو کہ جو منافی
اصول عدل و انسانیت کے ہین لیکن اگر ہم اون مثنات سے انکار کرین جو ایران کی مورخون نے اوس سے منسوب کیے
ہین تو بھی ہم کو ماننا پڑےگا کہ اوس کی سلطنت فخر ملک و ملت تھی اوس نے اپنی بدن کی عمر یا ۴۸ برس کی سلطنت
مین تمام وہ بڑے بڑے اوصاف ظاہر کیے ہین جو باتفاق جمیع بنی النوع انسان سرمایہ بزرگی و نام آوری ہین اور
بالاتر سب سے یہ بات تھی کہ اخیر دم تک اقبال نے اوسکا ساتھ دیا [illegible] اوسکے پاس ہمت کو بہجنے نہ دیا اور
[illegible] اقتدار اور دسترس کے کسیوقت بھی مزخرفات دنیا کا مغلوب نہو [illegible] کی اور
[illegible] کو کرنے [illegible]

کہا کہ مین اپنے وطن کو جاتا ہون فرمایئے کہ آپ کے لئے کیا تحفہ بہیجون دولتمند بولا کہ صاحب مجکو آپ کے طفیل سے کسی شئے کی احتیاج نہین ہے فقط انگورون کو جی چاہتا ہے اگر یاد کر کے ان ہی دنون مین بہیجدوگے تو بڑی مہربانی ہوگی پادشاہ نے متعجب ہوکر کہا کہ تمہارے تو انگورون سے باغ بہرا ہوا ہے یہ کیون نہین کہاتے ہو دولتمند بولا اے خواجہ ہمارا پادشاہ کمال غافل ہے اوس کو رعیت کی طرف کچہہ توجہہ نہین باوجودیکہ انگورون کی فصل آگئی ہے مگر ہنوز کسی کو واسطے کنکوت کے مقرر نہین کیا تمام لوگ بغیر کنکوت کی انگور کہاتے ہین اور مین اس لحاظ سے کہ پادشاہ کا حق ابہی اس باغ سے جدا نہین ہوا ہے ان انگورون کا کہانا ایسا سمجہتا ہون کہ گویا پادشاہی مال مین خیانت کی چندروز بعد کہ انگور بخوبی پک جاوین گے باغ مین قفل لگا دون گا تاکہ کوئی اندر نہ جانے پاوے پس جب تک کہ پادشاہ اپنا حصہ نہ لیگا یہ باغ بند رہے گا۔

نوشیروان یہ سنکر بہت رویا اور بولا کہ وہ پادشاہ غافل مین ہون جواب تیری دیانت کی بدولت خواب غفلت سے بیدار ہوا پہر اوس دن سے اوس نے ایسا عدل و انصاف اختیار کیا کہ آج تک سلطان عادل مشہور ہے۔

روضتہ الصفا مین لکہا ہے کہ نوشیروان کی عملداری مین گیدڑ[1] بہت ہوگئے تہے اور وہ رات کو دار الخلافہ کے قریب آ آکر چلایا کرتے تہے۔

نوشیروان نے وزیر سے پوچہا تو اوس نے عرض کی کہ شغالون کا اس طرح بولنا جور اور ظلم کے واقع ہونے پر دلالت کرتا ہے نوشیروان نے یہ سنکر خود بہی عدل اختیار کیا اور اپنے ماتحت حکام کے مخبری کے لئے بہی جاسوس بہیجے اور جب انہون نے

[1] ناسخ التواریخ مین لکہا ہے کہ گیدڑ اس دفعہ ایران مین پہلے ہی مرتبہ ترکستان سے آیا لوگ ایک گیدڑ کو جنگل مین پکڑکر نوشیروان کے پاس لیگئے نوشیروان نے اوس کو دیکہہ کر کہا کہ خلقے بدین ضعیفی بانگ چنین سخت و سہمناک کند بسیار عجیب باشد۔

مگر ہر ایک کی ستمگاری کا حال عرض کیا تو نوشیروان نے یکبارگی اون کو گرفتار کرکے بجائی اون کے خدا ترس اور نیک بخت آدمیون کو بھیجدیا۔

نوشیروان نے اپنی تواریخ مین یون بیان کیا ہے کہ مینے ایکدن جوانی مین دیکھا کہ ایک شخص نے کتے کے ڈھیلا مارا جس سے اوس کی ٹانگ ٹوٹ گئی وہ شخص چند قدم چلا تھا کہ ایک گھوڑے نے لات مار کر اوس کی ٹانگ توڑ دی گھوڑا کچھہ دور چلا تھا کہ ایک سوراخ مین ٹھوکر کھا کر لنگڑا ہوگیا یہ ماجرا دیکھہ کر مجھہ کو ایسی عبرت ہوئی کہ مین نے اوسی وقت سے انصاف پر کمر باندہی۔

حضرت عمرؓ خلیفہ سے روایت ہے کہ مین مسلمان ہونے سے پہلے تجارت کیا کرتا تھا ایک دفعہ چور میرا مال چرا لیگئے مین نوشیروان کی بارگاہ مین فریادی گیا نوشیروان نے مجھہ کو ایک مکان مین ٹھرا دیا مین چالیس[1] دن تک وہان رہا ہر روز ایک دفعہ دربار مین ہو آیا کرتا تھا اکتالیسوین روز جو مین باہر سے اپنے مکان مین آیا تو مین نے دیکھا کہ میرا مال معہ چالیس درم نقد کے رکھا ہوا ہے اور اوس کے پاس ایک ہاتھہ بھی کٹا ہوا پڑا ہے اور ایک پرچہ مین لکھا ہے کہ یہ تمہارا مال ہے یہ چور کا ہاتھہ ہی اور یہ چالیس درم تمہارے چالیس دن کے ہرجہ کے ہین۔

مخزن حکمت مین لکھا ہے کہ آذربایجان کے حاکم نے ایک غریب عورت کی زمین بغیر اسکی رضامندی کے لیکر اپنی حویلی مین شامل کرلی اور پھر جو اوس نے قیمت دینا چاہی تو وہ بیچاری قیمت لینے پر بھی راضی ہوگئی مگر قیمت بھی اوس کو دو سال تک نہ ملی تب وہ لاچار ہو کر مداین کو آئی اور چھہ ماہ تک ادہر ادہر پھرتی رہی مگر بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہونیکا موقع نہ ملا آخر وہ ایک دن شکارگاہ مین پہونچی اور اوس کے گھوڑے کی باگ پکڑکر اپنا حال عرض کیا بادشاہ نے اپنے ایک خدمتگار کو بطور خفیہ واسطے

[1] بعض کتابون مین ان کی تعداد نوّے لکھی ہے۔

واسطے تحقیقات کے روانہ فرمایا اوس نے واپس آکر عرض کیا کہ مین نے جہان تک تحقیقات کی حق بجانب مدعیہ کے پایا اوس پر پادشاہ نے مدعی علیہ کو بلوا کر مروا ڈالا اور حویلی اوسکی بڑھیا کو دیدی اور اوسدن سے تنبیہ ہوکر عام دربار کرنا شروع کیا اور حکم دیا کہ دربار کے وقت جو دادخواہ آئے فی الفور روبرو پہونچایا جاوے اور باقی وقتون کیواسطے اپنے محل خاص کی دیوار سے ایک بڑی زنجیر لٹکادی اور ایک کہنٹہ اوس کے ساتھ باندھدیا اور منادی کردی کہ رات کے وقت بہی مستغیث زنجیر ہلائے گا اوس کا انصاف کیا جاوے گا۔

اوسی کتاب مین آیا ہے کہ ایک روز نوشیروان دربار عام مین اجلاس کر رہا تہا کہ ایک سانپ آیا لوگ اوس کے مارنے کو دوڑے مگر پادشاہ نے فرمایا اس کو مت مارو شاید دادخواہ ہو سانپ تخت کے روبرو ٹہر گیا پادشاہ نے اوس کی صورت سے جان لیا کہ یہ کوئی ظلم رسیدہ ہے اور فوراً حکم دیا کہ چند سپاہی اسکے ساتھ جاکر اس کے حال کی خبر لائین یہ سنکر سانپ واپس روانہ ہوا شاہی ملازم اوس کے ساتھ ہوئے آخر وہ جنگل مین جاکر ایک غیر آباد کنوئین کے اوپر ٹہر گیا اس حال کی پادشاہ کو خبر دی گئی حکم آیا کہ کنوئین کے اندر جاکر دیکہو جب سپاہی اوترے تو دیکہا کہ ایک چہوٹا سانپ مرا پڑا ہے اور ایک کالا بچہو اوس کے سر پر بیٹہا ہے سپاہیون نے فی الفور بچہو کو مار ڈالا اور سانپ کی دادرسی کی دوسرے روز عین دربار کے وقت وہی سانپ آیا اور کچہہ تخم اپنے منہ مین سے پادشاہ کے آگے ڈالکر چلا گیا پادشاہ نے اون کو شکریہ دادرسی کا تحفہ سمجہہ کر قبول کیا اور بونیکا حکم دیا تو ریحان سیاہ ہوئی اوس سے پہلے ریحان کا پہول کسی نے ایران مین نہین دیکہا تہا نوشیروان نے اوس کا نام شاہ اسفرم رکہا اب ریحان مشہور ہے۔

نوشیروان کے عہد سلطنت مین ایکدن ایک آدمی جنگل کو شکار کیواسطے گیا تہا وہان

اوسکو ایک لاش پڑی ہوئی نظر آئی جسکے سینہ پر ایک چہری بہی رکھی تہی وہ شامت کا
مارا اوس کو اوٹہا کر دیکھنے لگا کہ اتنے مین کوتوال آپہونچا اور اوس کو قاتل سمجہ کر پکڑ
لے گیا جب چند روز بعد اوس کو قصاص کیواسطے بازار مین لائے تو ایک شخص بہڑ
چیرتا ہوا آیا اور پکارا کہ اسکو مت مارو اوس آدمی کو تو مین نے مارا تہا اوس کا خون
مجہ سے لینا چاہیئے کوتوال نے یہ سنکر اوسکو تو چہوڑ دیا اور اس کو نوشیروان کے پاس
لیجا کر حاضر کیا نوشیروان نے ساری حقیقت سنکر اوس کو بہی اس بنا پر رہا فرمایا۔ کہ جو اسنے
ایک شخص کو قتل کیا ہے تو دوسرے کو قتل سے بچا کر اوس کی موت اپنے سر پہلی ہے ایسی
آدمی کا مارنا واجب نہین گو یہ پہلے قاتل تہا اب تو فدائی ہے۔

ایک دن ایک دادخواہ جو بہت کوتاہ قامت تہا نوشیروان کے پاس حاضر ہوا۔
پادشاہ نے اوس کو دیکھ کر فرمایا کہ کوتاہ قد آدمی خود فطرتی اور شریر ہوتا ہے شاید
اس کا دعوے جہوٹہا ہو جب تحقیقات کی گئی تو پادشاہ کا قیاس درست نکلا چند روز
بعد ایک اور پست قد فریادی آیا پادشاہ نے اوس کو دیکھ کر بہی وہی بات کہی اوس نے
عرض کی حضور مین تو پست قامت ہون مگر جسنے مجہ پر ظلم کیا ہے وہ مجہ سے بہی
زیادہ پست قامت اور فتنہ ہے پادشاہ نے ہنسکر اوس کی دادرسی فرمائی۔

ایک وقت ایک دولتمند نے ایک غریب آدمی کے منہ پر طمانچہ مارا اور ایک سپاہی
ایک دوکان سے کچہہ اوٹہا کر کہا گیا نوشیروان نے دونوکے ہاتھ کٹوا ڈالا بزرجمہر نے عرض کی
کہ تہوڑے سے جرم پر ایسی سخت سزائین دینا آپ جیسے منصف اور عادل بادشاہ
سے بہت عجیب بات ہے پادشاہ نے فرمایا کہ یہ سزا مینے شیطانو نکو دی ہے نہ انسانون کو

نوشیروان کے دیگر اوصاف

۲۲۔ نوشیروان کی ذات مین علاوہ الصاف کے اور بہت خوبیان تہین چنانچہ تاریخ گزیدہ

ہین لکھا ہے کہ ایک دن اوس کے جشن مین کہ جہان اوس کے سب امیر اور اقربا حاضر تھے ایک معزز شخص نے بادشاہ کے سامنے سے ایک سنہری پیالہ چرا لیا نوشیروان نے اوس سے کچھہ نہ کہا جب مجلس برخاست ہوئی تو ساقی نے کہا کہ جب تک پیالہ نہین ملجائیگا مین لوگون کو نہین جانے دونگا نوشیروان نے کہا تو عبث شور کرتا ہے کیونکہ جسنے پیالہ لیا ہے وہ نہ دیگا اور جس نے دیکھا ہے وہ پردہ فاش نکریگا اوس شخص نے پیالہ بیچکر اچھے اچھے کپڑے بناسئے اور چند روز بعد اون کو پہنکر نوشیروان کی مجلس مین گیا نوشیروان نے اشارہ سے پوچھا کہ کیا یہ لباس اوسی مین بنایا ہے اوس نے دامن اوٹھا کر دکھایا کہ جناب یہ سب کچھہ اور موزے وغیرہ بھی اوسی مین سے ہین نوشیروان نے ہنس کر ہزار دینار اوس کو دیئے اور اوسے اپنے مصاحبون مین داخل کیا۔

نوشیروان نے مداین مین ایک بہت عمدہ عمارت بنوائی تھی جس کے آثار ابھی وہان موجود ہین۔

مشہور ہے کہ اس عمارت کے ایک کونے مین ایک بوڑھیا کا مکان واقع تھا نوشیروان نے اوس سے بہت کہا کہ تو یہ مکان ہمکو دیدے تو ہماری عمارت چورس ہو جائے اور اوس کے عیوض تجھہ کو اس سے بہتر مکان بنوادینگے بوڑھیا نے جواب دیا کہ بڑے افسوس کی بابت کہ مین تو سارا جہان بادشاہ کے پاس دیکھہ سکتی ہون اور بادشاہ میرے پاس ایک جھونپڑہ بھی نہین دیکھہ سکتا منصف بادشاہ اس جواب سے ایسا قایل ہوا کہ اوس نے بوڑھیا کے مکان کو چھوڑکر اپنا محل بنوالیا اور کچھہ عرصہ کے بعد انہین جاکر ایک بڑا دربار کیا اور خلق اللہ کو کھانا کھلایا بعدہ اپنے مہمانون سے پوچھا کہ اس ایوان مین کوئی نقص تو باقی نہین رہ گیا ہے اوسوقت قیصر کے ایلچی نے عرض کی کہ بڑا نقص تو یہ ہے کہ یہین فلان طرف سے دہولان آتا ہے اور سکالون کو کالا کرتا ہے نوشیروان نے کہا کہ وہ ہر ایک بوڑھیا کا جھونپڑا ہے وہ جب روٹی پکاتی ہے تو اوس کے چولہے کا

دہوان اس عمارت مین آتا ہے مین نے اوس سے کہلا بہیجا تہا تو روٹی مت پکایا کر سارا مکان خراب ہوتا ہے ہم تجہہ کو پکی پکائی روٹی بہیجا کرین گے اوس نے جواب دیا کہ میرے جہونپڑے کے دہوئین سے پادشاہ کا مکان خراب نہین ہوتا بلکہ اوس کی شوکت بڑہتی ہے کیونکہ خلق اللہ جب یہ دیکہے گی کہ ایسے بڑے عالیشان پادشاہ کے دولتخانہ مین اوس کی ہمسایہ بڑہیا کے جہونپڑے کا دہوان آتا ہے اور پادشاہ بسبب منصفی کے اوس کو منع نہین کرسکتا ہے تو پادشاہ کے خوف سے کسی کو کسی کے اوپر ظلم کرنے کی جرأت نہ ہوگی اور میرے گہر کے دہوئین کی سیاہی آپ کے انصاف اور آپ کے عمارت کی نام کو قیامت تک روشن رکہے گی جب بیٹے بڑہیا کی بات سُنی تو پہر اوس سے شکایت نہین کی۔ شیخ سعدی شیرازی نے اسی مطلب کو اس قطعہ مین داخل کیا ہے قطعہ

آن پیر لاشہ را کہ سپردند زیر خاک	خاکش چنان بخورد کزو استخوان نماند
زندہ است نام فرخ نوشیروان بعدل	گرچہ بسے گذشت کہ نوشیروان نماند

نوشیروان جو ایک دن اپنے محل کی چہت پر چڑہا تو کیا دیکہتا ہے کہ ایک بوڑہیا کے ہاتہ مین ایک ٹوٹا ہوا آفتابہ ہے وہ اوس کو بہت سیدہا کر کے رکہتی ہی کہ وضو کرے مگر وہ ہر وقت گر پڑتا ہے اور پانی ڈہل جاتا ہے نوشیروان اوسکی اس حالت پر بہت رو دیا اور کہا ہائے افسوس میری رعیت اسقدر تنگدست اور شکستہ حال ہے کہ اوسکو ایک ثابت آفتابہ بہی میسر نہین اور اوسی وقت بزرجمہر کو بلا کر وہ سب حال کہا بزرجمہر نے پوچہا کہ آپ کی کیا مرضی ہے فرمایا مین چاہتا ہون کہ ایک سونے کا طشت اور چاندی کا آفتابہ اوس کے پاس بہجوا دون بزرجمہر نے کہا بہتر ہے لیکن وہ بڑہیا شرما جائے گی نوشیروان نے اسمین بزرجمہر کا بخل سمجہہ کر کہا کہ یہ بات تیری ہمت کے لائق تو نہین تہی جو تو نے کہی بزرجمہر نے عرض کی کہ میرا یہ مطلب ہے کہ آپ اس بخشش کو کچہہ اوسی ضعیفہ کے ساتہ مخصوص نہ کیجئے تاکہ وہ یہ نہ جانے کہ پادشاہ کو صرف اوس کے

حال کی بھی خبر رہتی ہے بلکہ چالیس طشت اور آفتابے اوس کے پاس پڑوس کے مسکینون کو بھجوا دیجیے کہ جس مین وہ اس انعام کو عام سمجھ کر شرمندہ نہو پادشاہ نے بزرجمہر کی راے پسند کی اور ویسا ہی کیا۔

۴۳ - ناسخ التواریخ مین لکھا ہے کہ نوشیروان اتنا بڑا پادشاہ تھا کہ اوس کی مجلس مین اکثر اوقات پانچ کرسیان لگائی جاتی تھین ایک پر سوسندی خاقان چین[1] دوسری پر پرتاب چند پادشاہ ہند تیسری پر ستایانس قیصر روم اور چوتھی پر اپناک باو قوی خان خان ترکستان بیٹھتا تھا اور پانچوین کرسی پر بزرجمہر کو بٹھایا جاتا تھا

ایک دفعہ نوشیروان کی مجلس مین خاقان چین قیصر روم اور راے ہند حاضر تھے نوشیروان نے کہا ایک مدت دراز چاہیے کہ ایسا مجمع فراہم ہوا اور بڑے غضب کی بات ہے کہ جو یہ صحبت برہم ہو جائے اور ہم سے کوئی بات صفحہ روزگار پر یادگار نرہے اسلئے بہتر یہ ہے کہ ہم سب ایک ایک بات کہین کہ کلام الملوک ملوک الکلام مشہور ہے خاقان اور راے ہند نے کہا کہ پہلے آپ ہی شروع کرین۔

نوشیروان نے کہا اچھا اور فرمایا کہ مین کبھی سخن ناگفتہ سے پشیمان نہین ہوا ہون اور کہی ہوئی باتون کے اوپر ندامت اوٹھائی ہے۔

قیصر روم نے کہا کہ مین نے جو بات نہین کہی ہے اوس کو کہہ سکتا ہون اور جو کہی ہے اوس کے اوپر قادر نہین ہون۔

[1] یہ نام پادشاہون کے مولف ناسخ التواریخ نے زمانہ ملا کر لکھے ہین ورنہ قدیم کتب مین نام نہین ہین صرف قیصر روم پادشاہ ہند اور خاقان چین لکھا ہے اور ستایانس کی نسبت مورخ مذکور یہ لکھتا ہے کہ جسٹی نین دویم کا دوسرا نام ستایانس تھا مگر سوسندی نہین معلوم کس خاقان چین کا نام لکھا ہے کیونکہ صفحہ ۶۰ کے حاشیہ مین جو پادشاہ چین کے نام تاریخ چین مولفہ ... سے لکھے گئے ہین ان مین کوئی نام ایسا نہین آتا ہے۔

خاقان چین نے کہا جب تک بات میری دل مین ہے مین اوس کے اوپر غالب ہون اور جب زبان پر آگئی تو وہ مجھہ پر غالب ہوگئی۔

راے ہند نے کہا کہ ہر بات دو صفت سے خالی نہین ہوتی یا تو اچھی ہے یا بری اگر اچھی ہے تو دیکھا چاہیئے کہ قائل اوس سے عہدہ برا ہوتا ہے یا نہین اور جو بری ہے تو اوسکا نہ کہنا بہتر ہے پس بہر حال میری سمجھہ مین چپ رہنا ہی مصلحت ہے۔

بطبع ہیچ مضمون بہ زلب بستن نمے آید		خموشی معنے دارد کہ در گفتن نمے آید

نوشیروان کی خوارق عادات

۴۳ نوشیروان جب بادشاہون کو نامہ لکھتا تہا تو پہلے اون کو خدا کے غضب سے ڈراتا اور وس کی تائید مین اگلے پیغمبرون اور پادشاہون کے قصہ جات کو بیان کرتا اور پہر اپنی فتوحات اور عدالت کا ذکر لاتا خط کے اخیر مین اوس پادشاہ کے وزیر یا کسی اور بڑے لازم کو یاد کرتا اور خاتمہ پر انشاء اللہ لکہتا۔

اوس نے یہ قانون بھی مقرر کیا تہا کہ نالایق کو علم نہ پڑہاوین اور ناکس کو قضا اور عاملی کی اوپر نصب نکرین وہ اکثر کہا کرتا تہا کہ اگر کسی پادشاہ کی قلمرو مین کوئی پل پرانا ہو جائے اور اسکی چہت کے سوراخ مین کسیکی بکری کا پانو پڑکر ٹوٹ جائے تو اوسکا جواب اُس پادشاہ کو خدا کے روبرو دینا ہوگا۔

۴۵ - نوشیروان کا کلام بھی مثل حکماے پختہ مغز کے قابل نصیحت ہے چنانچہ اوس نے کہا ہے کہ فاضلترین بادشاہون کو وزیر سے عاقل ترین عورتون کو شوہر سے بہترین گہوڑون کو کوڑے سے اور نیکو ترین شمشیر کو صیقل سے گزیر نہین ہے۔

پہاری سے پہاری بوجہہ اوٹھا کر دور لیجانا آسان ہے مگر غیر جنس کی صحبت مین رہنا مشکل ہے کیونکہ اوس کا بار تو جسم کے اوپر ہے اور یہ سوہان روح ہے۔

آدمی بغیر زر کے بے زور بغیر اولاد کے اندہا بغیر بہائی کے بیکس اور بغیر عورت کے بے آرام ہے لیکن جس کے یہ چارون ہون تو وہ بہت بیغم و بے فکر ہے۔

کسی کے ڈر سے سچ بات کو چھپانا اور جہوٹ بولنا بڑی بے ایمانی ہے۔

بہوکھون مرجانا کمینون کا بار احسان اوٹھا کر پیٹ بہرنے سے بہتر ہے۔

جسدن ہوا چلے اوسدن سونا جسدن ابر ہو اوسدن شکار کو جانا جسدن مینہ برسے اوسدن شراب پینا مناسب ہے اور دہوپ کا دن خلقت کا کام کرنیکے لیے ہی۔

وہ اپنے عاملون اور عہدہ داران کو یہ نصیحت کیا کرتا تہا کہ عالم لوگون کو معزز رکہین دو دفعہ اون کے گھر جاوین اور بڑے بڑے کام بغیر اون کی حضوری کے نکرین کہ دیدار اون کا حق بہت ہوتا ہے ہماری عبادت اونہین کی رہنمای سے مقبول ہوتی ہے عاملون کا حق ہمارے اوپر یہ ہے کہ ہم اون کے کامون مین سخت گیری نکرین تاکہ وہ اپنا بوجہ غریبون کے اوپر نہ ڈالین اور رعایا کا حق یہ ہے کہ ہم ہر وقت اون کی بہلائی کو سوچا کرین بزرگون کو چاہیئے کہ زیر دستون کی رعایت کرین اور زیر دست اون کی خدمت کیونکہ سلطنت کا مدار بزرگون کے وجود پر اور بزرگی کا مدار زیر دستون کی اطاعت پر ہے۔

۲۶۔ نوشیروان نے ہرمز کو ولیعہد کرتے وقت یہ نصیحتین کی تہین کہ سلطنت کا مدار پانچ باتون پر ہوتا ہے اول مملکت کی حراست دوئم شریعت کی پیروی تیسرے نیکون کو نیکی کے ساتھ رکھنا چوتھے بدون کو بدی کی سزا دینا پانچوین لطف اور عتاب کو موقع موقع سے کام مین لانا۔ اور آدمی کو جو شرف حیوانات کی بہ نسبت ہے وہ عقل کے سبب سے ہے نہ مال کے سبب سے اور عقل کو شرف حکمت سے ہے نہ جاہ سے اور حکمت کو شرف خداشناسی سے ہی نہ بحث اور مباحثہ سے خداشناسی کو شرف رضا و عبادت سے ہی نہ خالی باتون سے اور کہا کہ جو چار چیز کو اپنے بس مین رکھے تو کبھی ملول نہو اول جلدی دوسری سستی تیسرے غرور چوتھے لجاج۔ اور حرص ترش مار اور قرض

یہ چار چیزین ایسی ہین جو بیخ کو ہلاک کردیتی ہین بادشاہون سے بیرحمی عالمون سے حرص دولتمندون سے بخل جوانون سے کاہلی بوڑہون سے رعنائی عورتون سے بیشرمی نہایت بری چیز ہے اور یہ فرمایا کہ اے فرزند مین نے جو عدل کے ساتھ مداومت کی تو اوس کا ثمرہ بزرگون سے زیادہ پایا چنانچہ جس دن مین بادشاہ ہوا مین نے جانا کہ امرا اور سپاہی اور زمیندارون کے کارکن ہین اور زمیندارون کے کیونکہ سپاہیون کا قیام زمیندارون کے محاصل سے ہے اور زمیندارون کی استقامت سپاہیون کی قوت سے ہے پس مینے زمیندارون سے محاصل لیا کہ جو سپاہیون کی ضروریات کو کافی تہا اور ان کے پاس اسقدر چہوڑا کہ جسمین وہ اپنے روٹی کپڑے کا کام چلا کریا تہا اور عمارت مین صرف کرین جب ایسا کیا تو ان دونو گروہ کو مثل اپنے دونون ہاتہون کے پایا کہ اگر ایک کو کچہ درد ہو تو اوس کا اثر دوسرے کو بہی پہونچ جاوے

نوشیروان کے چند کلمات بہی ... نوشیروان بادشاہ ... سے ہین جوانی پر مغرور نہو خدا کو نہ بہولو خودی کو نہ ... طاعت و عبادت ... پونچے ہوئے کام کو کیا جانہ سمجہو آجکا کام کل پہ نہ ڈالو مان باپ پر مت ہنسو ... کو دراز نہ جانو دشمن سے مت ڈرو دیوانی کے پاس مت جاؤ عورتون کی محبت مین مت پہنسو شاعر اور منشی سے دشمنی مت رکہو اپنی روٹی غیر کے دسترخوان پر رکہکر مت کہاؤ علم پڑہنے مین ... اور بڑی عمر ہو جانیکا خیال نکرو ناخوانده مہمان کسی کے مت بنو آزمائے ہوئے کو نہ آزماؤ دولتمند کی برابری نکرو بادشاہ وقت کی اطاعت سے نہ پہرو دشمن کے مرنے پر خوش نہو صحت اور تندرستی کو بڑی نعمت سمجہو دوست اور دشمن کو پہچانو دیر کرکے سوؤ اور جلدی سے اوٹہ بیٹہو تہوڑا کہاؤ کم بولو بہت ... اور کم ہنسو موت کو سچ اور حیات کو جہوٹہ جانو اور خدا کو پہچانو

ایک عجیب عقد مجاوہ کا

۳۴- نوشیروانکے عہد مین ایک عجیب مقدمہ جادو کا واقع ہوا مختصر ذکر اوس کا یہ ہے کہ نوشیروان کے صاحب وزدان کو یہود وزیر سے عداوت تھی اس نے ایک جادوگر قوم یہود ی سے اپنا بھید کہا یہودی نے کہا مجکو ایسا جادو یاد ہے کہ جس چیز کو دیکھہ لون وہ زہر ہوجاوے وزدان اوس کو باورچیخانہ مین لے گیا اور اوس نے ایک دودھ کی پیالی کو اپنی نظر کی تاثیر سے زہر بنا دیا جب کھانا بادشاہ کے آگے گیا تو وزدان نے عرض کی کہ کھانا بغیر امتحان کے نہین کھانا چاہیے یہ سنکر یہود وزیر کے بیٹے جو خوان سالار تھے آگے بڑھے اور کھانے کو چکھنے لگے جب دودھ کا گھونٹ پیا تو فوراً اون کی جان نکل گئی نوشیروان نے غضب مین آکر یہود کو بھی مروا ڈالا اور اسکا گھر لوٹ لیا۔ بعدہ ایک دن نوشیروان شکار کو گیا اور گھوڑون کے پشت کے داغ مین یہود کا نام [illegible] کر اوس کو یاد کرنے لگا اوسی اثنا مین جادو کا ذکر آیا تو وزدان نے عرض کی [illegible] حق ہے جادوگر لوگ دودھ کو زہر بنا دیتے ہین بادشاہ اوسوقت [illegible] جیون ہی واپس آیا تو اوس نے وزدان سے پوچھا کہ سچ کہدے کہ تو نے اوس دودھ مین کیا جادو کیا تہا اوس نے ڈر کر وہ بھید بھی کہدیا اور اوس یہودی کو بھی [illegible] دیا بادشاہ نے ثبوت کے بعد دونون کو سولی پر چڑہا کر تیر دوز کرایا اور [illegible] اسکے بیٹون کے مرجانے سے بہت پشیمانی ظاہر کی اور آیندہ کی بابت [illegible] کہ بلا تحقیقات کوئی ایسا حکم نہ دیا جاوے گا

برزجمہر کا بقیہ حال

۳۶ [illegible] سے تو یہ لکھا ہے کہ بزرجمہر نوشیروان کے مرنے سے ایک مہینہ کے بعد مرگیا مگر مولف ناسخ التواریخ یون لکھتا ہے کہ عجم کے بادشاہون کا قاعدہ تھا کہ وہ کسی صحرانشین قوم کی ایک شیرخوار لڑکی کو لیکر اپنے دنبیون میں پرورش کراتے تھے

اور جب کسی پادشاہ کو لڑکی دینے کی ضرورت ہوتی تھی تو اوسی کو دیدیتے تھے یہہ لڑکی پادشاہ عجم کی لڑکی کہلاتی تھی ایسی ایک لڑکی بزرجمہر کے گھر مین بھی تھی ایک دن اوس سے اور بزرجمہر کی لڑکی سے لڑائی ہو گئی بزرجمہر کی لڑکی نے کہا کہ تو جنگلیون کی لڑکی ہوکر میرا سامنا کرتی ہے اوس لڑکی نے یہ بات فوراً نوشیروان کے پاس جاکر کہدی نوشیروان نے بزرجمہر کو بلاکر کہا کہ تو نے سر سلطنت کو فاش کردیا تیرے باپ نے بھی میرے باپ سے بغاوت کی تھی یہ کہکر اوس کو سولی پر چڑہا دیا اور فرمایا کہ اُسکی بیٹی کو بے پردہ کر کے تمام شہر مین پہراوین جب اوس کو اسطرح پہراتے پہراتے اوس سوتی کے پاس لائے تو اوس نے اپنا منہ دونو ہاتہون سے چھپا لیا لوگون نے کہا کہ تو نے بازار مین تو کسی نامحرم سے شرم نہین کی اور اب اپنے باپ سے منہہ چہپاتی ہی اوس نے جواب دیا کہ عورتین مردون سے منہہ چہپاتی ہین اور اس شہر مین سوائے میری باپ کے اور کوئی مرد نہ تہا۔

کلمات بزرجمہر

۴۸ - بزرجمہر کی نصیحتین کتابون مین بہت کچہہ لکھی ہوئی ہین اور واقعہ مین وہ ایسا ہی شخص ہوا ہے کہ اوس کی ہر ایک بات مین نصیحت نکلتی ہے ایک دن نوشیروان کی مجلس مین فلاح ملک اور صلاح دولت کی بابت گفتگو ہوتی تھی جب سب موبد یعنے فارسی پنڈت اپنی اپنی کہہ چکے تو بزرجمہر نے ان بارہ کلمون پر اختصار کیا۔

(۱) شہوت اور غضب سے پرہیز۔

(۲) قول اور فعل مین سچائی۔

(۳) ہر کام مین عقلمندون سے مشورہ

(۴) بزرگون اور عالمون کی حسب مراتب تعظیم۔

(۵) نیک و بد کامون کی جزا اور سزا۔
(۶) قیدیون کی تحقیقات تاکہ سزا وار مقتول اور بیقصور رہا ہو۔
(۷) سوداگرون کے لئے امن اور تجارت کی تقویت۔
(۸) حدود کی مضبوطی اور رعیت کے ساتھ سلوک نیک۔
(۹) لشکر کو بڑہانا اور ہتیارون کو جمع کرنا۔
(۱۰) بہائی بیٹیون کی عزت کرنا اور اون کے کامون کو صلاح دینا۔
(۱۱) جاسوسون کو ہرطرف چھوڑنا تاکہ وہ اچھے برے حالات کی خبرین پادشاہ کو دیتے رہین۔
(۱۲) مصاحبون اور وزیرون کے حال پر توجہ رکہنا تاکہ وہ اپنے کامون کو سچائی سے کیا کرین۔
اور یہی اوس کا قول ہے کہ تین چیزین تمام بہلائیون کی سردفتر ہین۔
(۱) تواضع بے توقع (۲) بخشش بے منت (۳) خدمت بلا امید منفعت

توقیعات کسریٰ

توقیعات کسریٰ نوشیروان کے احکام سے مراد ہے اوس نے اپنے وزیرون کو حکم دی رکھا تہا کہ جو بات دریافت کرنی ہو اوس کو لکھ کر پیش کر دیا کرین ہم ہر ایک کا جواب لکھدیا کرینگے چنانچہ اس قسم کے سوال و جواب اکثر ہوا کرتے تھے۔ دفتر والے اون کو بڑی احتیاط سے جمع کرتے تھے۔ اور اون کی نقل ایک خاص کتاب مین لکھ لیتے تھے اور یہ کتاب خزانہ مین رہتی تھی جب فارسیون کی سلطنت مسلمانون کے ہاتھ سے ختم ہوئی تو عباسی خلیفون کے عہد مین جو علم اور حکمت کے بڑے مربی اور قدردان تھے ایک عالم عرب نے اوس کا پتہ لگا کر پہلوی زبان سے عربی مین ترجمہ کیا جسکو شاہجہان بادشاہ

کے بیٹے مراد بخش کے حکم سے سنہ ۶۲ھ ہجری مین فارسی کا لباس پہنایا گیا جو بنام توقیعات کسریٰ مشہور ہے بلرام پور ضلع اودہ کے مشہور مہاراجہ سر دگبجے سنگھ صاحب بہادر بیکنٹھہ باشی نے اوس کا ترجمہ اُردو مین کرایا جس کا نام افاضت ہے مگر یہ دونون ترجمے فارسی اور اُردو بہت مغلق اور ادق ہین اسواسطے مین نے سلیس اور عام فہم اُردو مین ایک اور ترجمہ کیا ہے اور احکام نوشیروانی اوس کا نام رکھا ہے اوسمین سے کسیقدر حکم اوس حکیم منش پادشاہ کے معہ معروضات وزرا کے یہان بھی لکھے جاتے ہین کہ جن سے ناظرین رسالہ ہذا کو اوس شاہ کار آگاہ کی طرز تحریر اور وسعت معنی کا بھی کچھہ لطف حاصل ہو۔

التماس وزرا	حکم
آپ جو مکرر سہ مکرر گناہگارون کے جرم بخشدیتے ہو باوجودیکہ وہ بار بار قصور کرتے ہین اسکا کیا سبب ہے۔	مجرم لوگ مثل بیمارون کے ہین اور بادشاہ طبیب کا حکم رکھتا ہے جیسے بیمار کا بار بار مبتلائی مرض ہونا طبیب کو اعادہ علاج سے مانع نہین ہوتا اسی طرح گناہ گارون کا جرم باوجود متواتر سرزد ہونے کے اون کو بادشاہ کے عفو اور رحم سے محروم نہین رکھ سکتا۔
۲۔ کس لئے ہمیشہ دنیا کے سریع الزوال ہونیکا ذکر زبان مبارک پر جاری رہتا ہے۔	اس لئے کہ کل کا دن پرسون فردا تہا جو آج [illegible] ماگل ہو گیا اور آج کے کل ہوجانے مین بھی کچھہ [illegible]
۳۔ شاہزادہ نرسی نے بہت سے زمیندارون کے کھیتون پر جو اوس کی زمین کے آس پاس تھے قبضہ کر لیا ہے۔	م اس حکم کے پہونچتے ہی اون سب کھیتون کو واپس لے اون کے اصلی مالکون کا قبضہ کرا دین اور جسقدر ما زمین اوس کے [illegible] کی اون ستمبر سیدون کے

	کہیتون کے پاس واقع ہے اس بجا ستانی کے جرم مین اوس سے چہین کر اون کے حوالہ کردین کہ جس سے کل ظالمون کو عبرت ہو جاوے ۔
۴ - فلان ضلع کے عامل نے ایک لاکہ درم خزانہ شاہی سے بیکر بلا حکم محتاجون کو تقسیم کر دیئے ہین	عارض معلوم کرے کہ یہ امر زیبا ہماری فرمانی مین داخل نہین ہے ۔
۵ - بہادر ناظر اعمال عمال فارس نے لکہا ہے کہ عامل ہوا ز نے اونتیسوین سال جلوس والا مین کچہہ اوپر آٹھ ہزار درم سوائے مالواجب کے پرگنات سے تحصیل کر کے خزانہ عامرہ مین جمع کر دئیے ہین	فوراً اس رقم کو خزانہ سے نکالکر تمام و کمال بلا کسی قسم کی کاٹ کسور کے اصلی وارثان رقم مذکور کو دیدین اس ناواجب طریقہ سے خزانہ کو بڑہانا بعینہ ایسا ہے کہ جیسے کوئی دیوارون کی نیو سے مٹی کہود کر چہت کے اوپر کہگل کرے
۶ - عیسائیون کا وہ گروہ کہ جو تملق اور چاپلوسی کے لباس مین پناہ پذیر درگاہ والا ہوا ہے اکثر مجبرون کے زعم مین جاسوسی سے ملوث ہے ۔	ہماری سیاست اور تعزیر بغیر ظہور عداوت اور بدخواہی کے صرف مخبرون کے شبہ پر کسی کی نسبت عاید نہین ہو سکتی ۔
۷ - خوان سالار کا خیال ہے کہ بادشاہ اون تمام کہانے پینے کی چیزون سے کہ جو زیادہ تر مرغوب طبع ہین بہت کچہہ پرہیز اور احتیاط رکہتے ہین ۔	خردمند کو چاہیئے کہ مرغوبات طبع کو زیادہ استعمال نہ کرے تاکہ دوا کہانے کی حاجت نہ پڑے جو خلاف رغبت طبیعت کے ہے
۸ - فلان شخص جو اولاد شرفا سے ہے ایک سند اپنے بزرگون کے نام کی بابت مقرر ہونے چار ہزار دینار سالیانہ کے دیوانخانہ کسریٰ و بادشاہ سے ظاہر کر کے عرض کرتا ہے کہ یہ عطیہ ہمیشہ پادشاہ	اس وثیقہ دوامی کے بحالی کا حکم ناطق دیا جاتا ہے تاکہ ہمارے بیٹے اور پوتے ہدایت پاکر اپنے باپ دادون کے فرمانون کی تعمیل اور انقیاد سے پہلوتہی نکرین

۱؎ افسرون کی اعمال کی جانچ پڑتال اگلے بیدار مغز بادشاہ ہی کیا کرتے تھے۔ یہ کچہہ اسی زمانہ کے ایجاد نہین ہے جیسا کہ بعض ناواقف لوگ خیال کرتے ہین۔

کے بزرگون کے عہد مین بلاناغہ ملتا رہا ہے۔
مگر آغاز جلوس شاہی سے نہین ملا۔

۹ خدمتگاران خاص کو باوصف تواتر انعام اور تقرر تنخواہ کے معافی دوام اور جاگیرات استمراری عطا کرنے کا کیا سبب ہے	تاکہ سب کو دلجمعی رہے کہ ہم اون کی اولاد اور اعقاب کو بھی اپنے سایہ عاطفت اور حیطہ پرورش مین مامون اور محفوظ رکھین گے۔
۱۰ حاکم ہمدان اپنی بے قصوری کے زعم مین معزولی کا سبب دریافت کرتا ہے۔	عہدہ مثل ہتیارون کے ہوتے ہین کہ جب کام نہین ہوتا ہے تو سب کو غلاف مین کر کے سنبہال کر رکھدیتے ہین تاکہ بوقت ضرورت کام مین لاوین اسی طرح اہلکارون اور عہدہ دارون کو بھی حسب صلاح و دولت معزول کر کے گوشہ عافیت مین آرام سے رکھتے ہین کہ پہر جب موقع ہو تو ازسر نو مشمول عواطف کر کے کسی کام پر مقرر فرماوین اس صورت مین معزول عالمون اور حاکمون کو شکر کرنا چاہئیے نہ شکایت
۱۱ حاکم سفاہان بدعویٰ بریت حاضر درگاہ ہو کر جرایم ملحقہ کو اپنے اہلکارون سے منسوب کرتا ہے۔	یہ عذر اوس کا بیجا ہے کیونکہ قاتل جو کسی کو قتل کر کے اور اوس علت کو آلہ قتل سے منسوب کر کے معذرت کرے تو وہ مقبول ارباب ذوی العقول نہین ہو سکتی۔
۱۲ کس علت مین فلان شخص کو عہدہ عدالت سے موقوف کیا ہے۔	ہم کو تحقیق ہو گیا ہے کہ وہ مقدمات کی صاف صاف تحقیقات نہین کرتا اور انصاف کیوقت رعایت اور طرفداری کر جاتا ہے کہ جس سے امر حق

	پوشیدہ رہتا ہے۔
۱۳۔ روم کے پادشاہ اور خلیفہ نے ایران جنگ اوس ملک کے فدیہ کی درخواست درگاہ والا مین بھیجی ہے۔	روم کے قیدیون سے دو آدمی پیچھے ایک ایک خوک لے لین اور افسران لشکر شاہی جو ان کے تعاقب مین روانہ ہوئے ہین ارزانی قیمت کے خیال سے خلاف نہ کرین اور اس لین دین کو مفت نہ سمجھین

التماس نمبر ۱۴

چونکہ نوع انسان متعدد فرقون مین شامل ہے اور خصوصیت ہر فرقہ کی اوس اختلاف کے ساتھ جو مقتضا اوسکی طبیعت کا ہے ظاہر اور عدم مخالفت اقتضائے طبایع مردم کی دور اندیش بادشاہون پر لازم ہے اور موافقت بعض کی اون مین سے باوجود مخالفت مقتضای طبعی کے مشکل مثلاً مذہبی فرقہ کے لوگ کہ جنکی طبیعت سوا التزام شیوہ دین کے اور کسی بات کی خواہان نہین ہوتی یہ ہی چاہتے ہین کہ بادشاہ ہمیشہ دیندار اور خدا پرست لوگون کی صحبت مین مشغول رہے عہدہ داران ملکی اور کارگزاران دیوانی اسی امید مین رہتے ہین کہ پادشاہ سوا انتظام ممالک اور تدابیر توفیر خزاین اور آبادی بلاد وقصبات اور ترقی زراعت اور باغات کے اور کسی طرف متوجہ نہ ہو اور ہر محکمہ ہاے عدالت کے افسر خسرو داد گر سے یہ ہی تمنا رکھتے ہین کہ ہمیشہ ستم رسیدون کی فریاد سننے اور مستغیثون کی مدد کرنے اور ظلم و فساد کے مٹانے اور ملک و رعایا کو امن سے رکھنے کے کامون مین لگا رہے اور جو لوگ عیش پسند ہین وہ پادشاہ سے سوای مشغولی سیر اور شکار کے دوسری توقع نہین رکھتے اور آرام طلب آدمی بجز افزایش اسباب عیش و آسایش و زینت آرایش بساط

نشاط اور رامش کے بادشاہ کے لئے دوسرا کام پسند نہین کرتے اور آہنگ ایران فنون جنگ وکار آزمایان تیغ وخدنگ یہ ہی کہ پادشاہ تیر تلوار کی مشق کرے اصفہانیان کی خاطرداری سے میدان وغا مین اون کے ساتھ رہی پس بنظر تخالف امور مذکور بالا کے ہر ایک کے ساتھ کسی صورت سے موافقت نہین ہوسکتی۔

حکم

گو کہ اتفاق رائے ملوک کا ساتھ مقتضیات فرقہ متعددہ اہل آفاق کے اوقات مختلف مین بھی ناممکن ہے نہ کہ ایک وقت مین ہوسکے لیکن پھر بھی ہم حتے الامکان اپنے بموجب صلاح وقت اور فلاح عالم کے ہر گروہ کی خواہش طبعی کے ساتھ اتفاق کرنے باز نرہین گے۔

ایوان کسریٰ اور اسکی حالت حال

۲۴۔ نوشیروان نے مداین کے پاس دریائے دجلہ کے کنارہ پر ایک بڑا محل اپنے واسطے بنایا تہا جس کو قصر کسریٰ اور طاق کسری بھی کہتے ہین اوس کا طول ۲۰ گز عرض ۴۸ گز اور ارتفاع ۲۲ گز کے قریب تہا اور پایہ دیوار کا قطر سات گز سے کچہہ زیادہ تہا یہ تمام لمبی اینٹون سے بنا ہے جنکا طول ایک گز ہے اور عرض گز سے کچہہ کم ہی۔ کہتے ہین کہ یہ ایوان اپنے زمانہ مین بے مثل اور لاثانی تہا اور بعد کو بھی اپنی رفعت لطافت اور نفاست کی وجہ سے شاعرون کی استعارات اور تشبیہات مین مشہور اور ضرب المثل رہا بعض روایتون سے ایسا بھی معلوم ہوتا ہے کہ نوشیروان نے اس قصر و رازقصور کی بنیاد ڈالی تھی اور خسرو پرویز نے جو اوس کا پوتہ تہا اسکو ختم تمام کو پہونچایا۔ مورخون نے اپنی کتابون مین اسکی آرائش اور اُس کے بساط اور فرش کی

زیب و زینت کی جو بہارستان کے نام سے معروف ہی بہت کچھہ تعریف کی ہی اور تعجب یہ ہی کہ ایوان کسریٰ مدت دراز تک مسلمانون کے ہاتھون سے صحیح وسالم رہا جو غیر مذہب والون کے آثار مٹانے مین برق خاطف سے کم نہ تھی اُس کو بھی ایک خوش نصیبی یا نتیجہ نیک نیتی نوشیروان عادل سے سمجھنا چاہیئے ورنہ اکثر شاہان اسلام تو اس شعر کے پورے پورے نمونہ تھے۔

	معجزہ عیسیٰ اگر یاد ندارم چہ غم ہست	بجز تخریب جہانے ید بیضا دارم	

جب ابو جعفر منصور[۱] دوانقی خلیفہ عباسی نے بغداد[۲] کو آباد کرنا چاہا تو حکم دیا کہ ایوان کسریٰ کو ڈھاکر اوس کا مصالح اسمین صرف کرین مگر بعد کو معلوم ہوا کہ اوس کے ڈہانے مین اسقدر خرچ پڑے گا جو اوس کے مصالح اور ملبہ کی لاگت سے کہین زیادہ ہے اسپر خلیفہ نے اوس کا گرانا موقوف رکھا تب اوس کے وزیر خالد برمکی نے جو پہلے سے اس کام کے خلاف تہا کہا جب اس امر مین ہاتھہ ڈالا ہے تو پورا کرکے چھوڑنا چاہیئے تاکہ لوگ یہ نہ کہین کہ جن مکانون کے بنانے مین ملوک عجم عاجز نہ تھے اون کو سلاطین عرب گرا بھی نہین سکے مگر خلیفہ نے پھر اوس طرف اپنا خیال رجوع نہین کیا۔

ایک دفعہ خلیفہ ہارون رشید اس ایوان عالیشان کی سیر کو آیا تہا اوس کا خیمہ دجلہ کے کنارہ پر نصب تہا اوس کے دو ملازم خلوت مین بیٹھے ہوئے کہہ رہے تھے کہ جس نے یہ اتنا اونچا محل بنایا ہے شاید اوس کو یہ خیال ہوگا کہ اس کے اوپر سے آسمان پر چڑھ جائے یہ بات خلیفہ نے سن پائی اور غصہ ہوکر حکم دیا کہ ان گستاخون کو سو سو کوڑے مارو یہ نہین جانتے کہ جس پادشاہ کی یہ بے ادبی سے نکتہ چینی کر رہے ہین وہ کس درجہ اور رتبہ کا تہا اور مین نہین چاہتا کوئی شخص کسی پادشاہ کا نام

[۱] ابو جعفر ۱۳۶ ہجری مطابق ۷۵۴ء مین خلیفہ ہوا تہا۔ [۲] بغداد دراصل باغ داد ہے کہ پہلے یہ ایک باغ تہا اور نوشیروان ہفتہ مین ایک دن مداین سے یہان آکر انصاف کیا کرتا ہے۔

بلحاظ اوس کی عزت اور حرمت کے زبان سے نکالے ظہیر[1] فاریابی کے وقت مین بھی جو ایک مشہور شاعر فارسی زبان کا ہو گذرا ہی یہ قصر کسری اپنی اصلی حالت پر موجود تہا۔ اور اگر کچہہ شکست و ریخت بھی ہوئی ہوگی تو وہ کچہہ بہت زیادہ نہوگی جیسا کہ ظہیر نے کہا ہی

جزای حسن عمل بین کہ روزگار ہنوز خراب می نکند بارگاہ کسری را

مگر اب بڑے افسوس کے ساتھ سنا جاتا ہی کہ والی بغداد جو توابع قیصر روم سے ہی اس تیرہ چودہ سو برس کی یادگار کو جو ایک ایسی نیکنام پادشاہ کی اثار سے ہے کہ جسکو عموماً اہل اسلام عادل کے لقب سے یاد کیا کرتے ہین صفحہ عالم سے محو کیا چاہتا ہے اوس نے کچہہ عملہ مداین کو بہیجا ہے جو ایوان کسری کو کہ دنیا کے اثار عظیمہ مین سے ہے مسمار کر کے اوس کی اینٹون کو گاڑیون پر روانہ بغداد کرتے ہین جہان اون سے ایک فوجی مدرسہ تعمیر کیا جاتا ہے اور بظاہر یہ لوگ ایسا کہتے ہین کہ وہ مکان خود ہی ویران ہو گیا تہا اگر یہ بات سچ ہے تو سلطنت عثمانیہ کے لئے موجب کمال بدنامی کا ایسے مہذب اور روشن ضمیری کے زمانہ مین ہوگا کہ جب اہل یورپ سلاطین سابقہ کے آثارون کی حفاظت مین خواہ وہ کسی قوم اور مذہب کے ہون سعی اور اہتمام صرف زر کرنے کو اپنی عین نیکنامی اور باعث بقاء ذکر خیر سمجہتے ہین الغرض اگر ترکان روم اپنے تنگ چشمی سے اس قصر کا نام و نشان مٹا بھی دین گے تو اس سے اوسکی ناموری اور ہر دلعزیزی بانی کی شہرت اور نام آوری کو کچہہ بھی نقصان نہ پہونچیگا کہ جس نے ایک دوسری عمارت نیکنامی دوامی کی ایسی مضبوط اور پایدار بنا کر یادگار چہوڑی کہ زمانہ کے زبردست

[1] یہ شاعر قریب سنہ ۶۰۰ ہجری کے ہوا ہے اس کا کلام نہایت شیرین اور فصیح ہے اور اسی وجہ سے کسی شاعر نے کہا ہی

دیوان ظہیر فاریابی :: از کعبہ بدزد گر بیابی

[2] یہ حال ایران کے ایک اخبار سے جس کا نام اطلاع ہے معلوم ہوا ہی۔

ہاتھ بھی جس کے ڈہانے کی جرأت نہین کر سکتے ہین جیسا کہ سعدی نے کہا ہے۔

قارون ہلاک شد کہ چہل خانہ گنج داشت　　نوشیروان نمرد کہ نام نکو گذاشت

بعد از ہزار سال کہ نوشیروان گذشت　　گویند از و ہنوز کہ بود ست عادلی

خاتمہ

نوشیروان کا یہ تمام حال ہم نے مختلف کتب تواریخ سے لکھا ہی اور اوسمین جہان نکتہ چینی کا موقع پایا ہی نکتہ چینی کی ہی اور جہان جہان راے دینے کی جگہ دیکھی وہان اپنی رائے بھی لگادی ہے نوشیروان واقع مین دنیا کے نامور پادشاہون سے تہا اوس کی سوانح عمری مین مورخون نے جو اکثر باتین صرف اوس کا جاہ و جلال بڑہانیکے لئے داخل کرکے اوسکی مہمات کو بہت کچہہ وسیع اور مبالغہ آمیز کر دیا ہی اگر اون سب سے قطع نظر کیجائی تو بھی نوشیروان کی عظمت اور شوکت مین کچہہ فرق نہین آسکتا ہی کیونکہ صرف ایک عدل ہی اُسکا ایسا تہا کہ جس نے اوس کو تمام دنیا کے پادشاہون پر فوقیت بخشی ہی اور اب تک وہ عدل اور انصاف کے باب مین ضرب المثل ہے اوسکی تواریخ مہذب اور شایستہ بادشاہون کی سوانح عمری کے مانند علم حکمت اصول انصاف اور اخلاقی مضامین سے پُر ہی اور اوسکی باتون سے ایک اعلی سپہ سالار ایک بارباریک نازک خیالی ایک دقیق تیز فہمی اور ایک عجیب پختہ کاری بوآتی ہے جیسے ہندوستان مین راجہ بہوج کا زمانہ علم کی قدردانی اور ہر قسم کی تہذیب و شایستگی کے لئے مشہور تہا ویسا ہی ایران کے لئے نوشیروان کا زمانہ تہا۔

نوشیروان کے خیالات کی مسلمانون نے زیادہ تر قدر کی ہے اور اونہین کی وجہ سے اُسکا نام ہندوستان مین مشہور ہوا ہی اب کیا خوب ہو کہ جو اس کتاب کے ذریعہ سے یہان اوس کے خیالات کی بھی قدر ہو اور ہمارے دیسی سردار اور رئیس اوس کی سیاست اور سیاست کے طریقہ [illegible]

فہرست کتب مصنفہ منشی دیبی پرشاد مولف رسالہ ہذا

افسانہ خرد افروز یعنے قصہ بہرام و بہروز ۔	۲ر	گلدستہ ادب علم اخلاق و معاش مین	۸ر
تعلیم النسا عورتون کو پڑہانیکی کتاب	۸ر	رسالہ چہل جواب تاریخی	۵ر
تاریخ میواڑہ قدیم زمانہ سے ۔	۴ر	تاریخ سروہی مکمل	عہ
کارنامہ نوآئین یعنے تقویم موید المورخین ۔	۵ر	سوانح عمری راجہ کرن معاصر علاؤالدین خلجی	۵
لطائف ہندی ۔ اسم بامسمی	۳ر	لطائف الظرفا	۳ر
سوانح عمری نوشیروان بادشاہ	۴ر	سوانح عمری اکبر بادشاہ	عہ
سوانح عمری شاہجہان بادشاہ	عہر	سوانح عمری بابر بادشاہ	۱ر
سوانح عمری ہمایون بادشاہ	۲ر	سوانح عمری شیرشاہ بادشاہ	۲
سوانح عمری شاہ طہماسپ ایرانی	۱ر	سوانح عمری بیربل مصاحب اکبر بادشاہ	۲
سوانح عمری رانا سانگا	۴ر	سوانح عمری رانا رتن سی و بکرماجیت	۳
سوانح عمری رانا اودی سنگہ	۴ر	سوانح عمری رانا پرتاب سنگہ	۴
سوانح عمری راو بیکا جی بانی بیکانیر	۴ر	سوانح عمری راو مون کہلت	۲
سوانح عمری راو چیت سی جی ۔	۳ر	سوانح عمری راو کلیان مل جی	ر
سوانح عمری راجہ پرتہی راج و پورن مل مہاراجہ بہگونت داس راجگان جی پور	۶ر	سوانح عمری راجہ بان سنگہ امیر والہ	ر
		سوانح عمری راو ملدیو جی والی مارواڑ	ر
سوانح عمری نواب خانخانان ۔	۴ر	تاریخ ترک ہند [illegible]	۲
میزان عدالت	۶ر	تذکرہ شعرای ہنود ۔	عہ
نفائس التواریخ حالات حکماے سلف	۴ر	تفریح الطلبا ۔	۲
جغرافیہ و تواریخ مارواڑ	۵ر	رپورٹ راج مارواڑ	۵
نصیحت نامہ	۵ر	جواہر التعبیر علم خواب ترجمہ سنسکرت	۲

مطبع رضوی دہلی مین چہپا